

الحمد لله  
رسالہ مبارکہ اسمعیلی نامہ بری  
الکوکبۃ الشہابیہ کفایت الیوم

مصنف حضرت عالم الہدایت حضرت مولانا  
جسین مہدی صاحب دہلی و وزیر اوقاف و غیر مقلدین کے اقوال  
نہ لال کا کلمات کفر ہوتا ہے نہ اس کے معتبرین و علمائے  
دین سے ثابت نہ کر سکتے ہیں کہ ہم بظاہر احتیاط کفر

سل السیوف الہندیہ میں اس کے سات کفریات ذکر کرتے ہیں  
اس میں ستر بیان میں آئے

مع رسالہ اسمعیلی نامہ بری

CHECKED 1995  
صمصام سنیت دیکوئی پبلیشنگ

مصنف جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب

حنفی فسر دوسری عظیم آبادی دام بالا آبادی  
جسین مہدی صاحب کفریات بعض حضرات کی طرح لکھ کر  
حسب ذرا شریعت مجلس علماء اترپردیش

مطبع اہلسنیت و اقی بریل مدینہ

# فہرست مضامین سالہ الکوئٹہ الشہابیہ فی کفریات ابن الوابیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	خطبہ مع شرح مشاہیر آیات ایمانہ	۱۷	کفریہ ۱۱ و ۱۲ امام دایہ کے مرشد کا خدا سے الگ ہونا
۱۰	آدمی کو صرف کلمہ گوئی مسلمان بنانے کے لیے کافی ہے		ماکر بائیں کرنا۔
۱۰	خود امام دایہ کے اقرار سے دایہ و امام کا	۱۹	کفریہ ۲۱ براسول دایہ کہ پیر کو خدا سے جدا
	سب کا کافر ہونا۔		مقصود الزات بنایا۔
۱۱	کفریات امام دایہ کا شمار	۲۰	کفریہ ۲۲ کر سولوں کو اپنا محض خطبہ۔
۱۲	کفریہ اپنا اقرار سے کافر ہونا۔	۲۱	کفریہ ۲۳ غیر نبی کو کلمہ کھانی بنایا۔
۱۳	کفریہ ۲۴ امام است کو کافر بنایا۔	۲۲	پیش پیر کو نبی بنانے کے مقصد سے۔
۱۴	کفریہ ۲۵ کہ اللہ تعالیٰ ہر غم غم خوار کر دیتا ہے	۲۳	کفریہ ۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانیں
۱۵	کفریہ ۲۶ علم الہی قدیم نہیں		خیر کلمہ سنا ہی کہ معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے۔
۱۶	کفریہ ۲۷ کہ اللہ تعالیٰ کو زبان و دل سے	۲۸	کفریہ ۲۸ انبیاء علیہم السلام والاسام کو نام لانا
	پاک بنانا اور اس کا دلیر یا کینٹ نام لانا ہی پر		لوگ بتایا۔
۱۷	کفریہ ۲۹ اللہ تعالیٰ ہندوؤں سے چرا	۲۹	کفریہ ۲۹ معاذ اللہ او نہیں چکر چار کرنا۔
	چھپا کر جھوٹ بولنے کو کچھ حرج نہیں	۳۰	کفریہ ۳۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
۱۸	کفریہ ۳۰ کہ اللہ تعالیٰ کو سونا کھانا پینا		علیہ وسلم کو صرف حج شہید گائی دینا۔
	مزا سب ملے۔	۳۱	امام و انیس کے طور پر نماز و تلاوت قرآن بے شرک
۱۹	کفریہ ۳۱ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا کچھ دوسرے	۳۲	نواب میٹھن حسن خان کو ہالی کے تین بیویاں شریک
۲۰	کفریہ ۳۲ کہ اللہ تعالیٰ عین بر سر آسکتا	۳۳	امام دایہ کے کفریات کے سات کیلئے طیارے۔
۲۱	کفریہ ۳۳ کہ اللہ تعالیٰ کی صفیہ علیہ السلام و خولہ	۳۴	کفریہ ۳۴ امام دایہ کا قرآن عظیم کو صاف
۲۲	کفریہ ۳۴ کہ اللہ تعالیٰ کی جبر و اختیار		جھٹلانا۔ (باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذين يسألون الله لهم مخرجاً

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام  
 انكروا ما كان منكم من قبل ان يبعث  
 اوتىكم حكماً كفوكم فذللكم الله ما تبيح



از تصانیف جلیله صاحب تحقیقات ابره و فیلیفات قاهره  
 محمدرضا خان حاکم سمنان و من افضل الفقهاء حضرت مولانا  
 مولوی محمد رفیع خان صاحب قاضی برکاتی بریلوی عم فیضهم القوی

مطبع اهل سنت واقع در میدان

۳۷۲۵۰۲

الف ۲۵



بسم الله الرحمن الرحيم

مسئله از بدایون مرسله مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب  
 قادری فاروقی سلمیٰ المدنی لے ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ  
 بخیریت بابرکت مولانا مرجع الفوائد والمفیدین ملا ذوالعالم الحنفین خباب مولوی  
 احمد رضا خان صاحب اللہ اوم افاضاتہم و افادیتہم - السلام علیکم  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ  
 کو شرک کہتے ہیں جس سلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں بی دلیل اور اصل  
 مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و التبیان الحق و کیر و زری و  
 تنویر العینین کو اپنا امام پیشوا بتاتے اس کے اقوال کو حق و ہدایت بتاتے  
 اور اسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے  
 نزدیک پیر و سان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں جب سینواتی حروا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد

الحمد لله الذي أرسل رسوله شاهداً ومبشراً ونذيراً للعوالم  
ودرسوله وتقريره وتوقيره لا يجناكم ولما أنكم فجعل تعظيمه وتوقيره  
وتقريره لا تعزيره لا يمكن الركن لا ينكح الحق وإيمانكم

سے یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی باتوں پر مشتمل ہے نفیم فائدہ کے لیے اوں آیات اور  
زبان اور وہ بیان آیات کی طرف اشارہ مناسب آیت اور لی انا امرسلناک  
و مبشر او نذیر ان بیشک ہم نے تعظیم کیا گواہ اور خوشی اور ڈر سنا تا کہ جو تعظیم  
کرے اور یہ فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذاً نہ نے تعظیم سے پیش آئے اسے خدا الیم  
ڈر سنا تا کہ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو شاہدہ درکار تو بہت مناسب ہو کہ امت  
تمام افعال و اقوال و احوال و ان کے سامنے ہوں طہرائی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن  
غریب اللہ تعالیٰ عنہما ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ  
رخص لی الدینا فانا انظر الیہا والی ما ہو کان فیہا الی یوم القیمۃ کانا انظر الی کفی ہذہ بیشک  
تعالیٰ فی میرے سامنے دنیا اور دھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اوسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک  
ہوئیگا لاہو جیسا بنی اس تعظیم کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ مطالعہ آیت  
لَتَعْلَمَنَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ و تَقَرُّرُ لَا وَ تَقَرُّرُ لَا یَرَسُولُ کَا یَجْعَلُ کِلَیہ یو خود فرماتا ہوں  
اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہو کہ دین ان رسول اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو وہی تعظیم میں کلام کرے اس کو اہل بیت کا کیا ہوا ہے و انکم

عہ قرآنی آیتوں  
زبان معجمین  
۱۱

وحرّم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول  
 کجھ بعضکم لبعض فقیط اعمالکم و انتم لا تشعرون بحسراتکم و  
 جعل طاعته طاعته و بیعتہ بیعتہ فان بايعتم نبیکم ما فاقوا  
 ایدیکم یدر حمانکم و قرن اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاغناء

۱۳ آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا  
 له بالقول کجھ بعضکم لبعض فقیط اعمالکم و انتم لا تشعرون ۵  
 اے ایمان والو نہ بلند کر دہی آواز نہ نبی کی آواز پر اور اسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں  
 ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ میں تمھارے عمل کا رتبہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ  
 امیر المؤمنین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۃ النور کے پاس سیکو اور پھر آواز نہ بولتے دیکھا  
 فرمایا کیا اپنی آواز نہ نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ آیت ۳ میں  
 الرسول فقد اطاع اللہ جسے رسول کی اطاعت کی اور نے خدا کی اطاعت کی ۱۳  
 آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۱۲ فوق ایدیکم  
 بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ پورا ہاتھ  
 اللہ عزوجل نے پیشمار سورین بن حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنی نام قدس کا  
 کہیں صل شان اپنی حق اسمین حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہ میں اصل معاملہ حبیب  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آیتیں  
 اس کے بیان میں مسلمان دیکھ اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مظہر آیت ۱۶ غفر اللہ  
 در رسولہ من ففصلہ او تمہیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے

۱۲  
 لے کر تیت لے ولی انہم رضوا ما آتھم اللہ ورسولہ وقالوا حسبتا اللہ  
 سیئتنا اللہ مفضلہ ورسولہ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو خلیفہ  
 دیا اللہ ورسولہ کے رسول نے اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اک ویتا ہی ہمیں اس اپنے  
 فضل سے اور اس کا رسول ۱۲ آیت ۸ یا یہاں لایا منوا لانقلد مولانا  
 یدعی اللہ ورسولہ لے ایمان والو اس رسول سے کہ گئے نہ بڑھو ۱۲ آیت ۹  
 ما کان منکم من لم یؤمن باللہ ورسولہ امر ان یکون لہما خیرۃ  
 من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضلّ ضللاً مبیناً ۱۰ نہیں پہنچتا  
 کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ ورسول کوئی بات اون کے معاملے میں ٹھہرا دین تو  
 انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی ہے اور جو حکم نہ ملے اللہ ورسول کا وہ میرے گھر کے پوچھ کر  
 ۱۱ آیت ۱۰ لا تجد حقاً یألف منان باللہ والیوم الاخری ادون  
 من حاد اللہ ورسولہ ولی کانوا اباعہم واینا عہم واینا انہم او عشیرتہم  
 تو نہ پائیں گے اور انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کرین اللہ ورسول کے  
 مخالف سے چاہو وہ اپنے بابا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۲ آیت ۱۱ واللہ ورسولہ  
 احق ان یؤمن ان کانوا مؤمنین ۱۲ الم یعلم انہ من حیاد اللہ ورسولہ  
 فان لا تکرہونہم خالدا فیہا ذلک الخری العظیم ۱۳ اللہ ورسول زیادہ سخت  
 ہیں اس کے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ  
 ورسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے حسین ہمیشہ رہیگا اور وہ ہی بڑی رسوائی ہو ۱۲

والنعم والایمان فی قرآن تکذوب فی شأنه وعظم مكانه فی امره  
 عنده من عده الا فما كان لیفرن بمیدان انکرم بالتجمل انکرم  
 كما لدر والامر كما لاسا ۱۰ متجملون العصف کرجا تکرم  
 فقد هداکم ربکم ان لا تجعلوا دعوای الرسول بینکم  
 کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطانکم  
 وقال للذین ارسلوا السنتهم فی شأنه العظیم

۱۰ آیت ۱۲ اذ انزلناک ورسولک حب خاص کلین الله ورسولک  
 ۱۱ آیت ۱۳ ان الذین یؤیذون الله ورسولک لعانهم الله فی الدنیا  
 والاخره واعد لهم عذابا مهینا ۱۲ بشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اس اور  
 رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کر رکھی ذات کی مار  
 یہ معاملہ خاص حبیب کا ہو اللہ کو کون ایذا دیکستا ہر گز نہ ان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ تیرا جائز  
 ہی ساتھ قرار پایا ہو ۱۲ آیت یعنی جب تم خود کو لگے موتی خون کو شک جیس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے  
 تو رسول کے معاملہ کا ادھر کیا قیاس کرتے ہو یہ ان تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جبکہ ابن کرم  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احد ۱۳ کسی پر  
 قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہو  
 واللہ اکبر ۱۴ آیت ۱۴ اہو کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہر لو جیسے ایک دوسر کو پکارتے  
 اک ایک دوسرے میں باپ مولیٰ اور بادشاہ کیسے ایسیلے علما فرماتے ہیں نام پاک لیکر نہ ا  
 کرنا حرام ہو اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس آیت کا  
 بیان عظیم نشان فقیر کے رسالہ تخیل القیاس بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۱ منہ



۷  
 ایا اللہ وایتہ ورسوالہ کنتہ تستقرؤن ہ لا تعذر واقعہ

اس آیت ۵ اہو غزوہ تبوک کو جاتے منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نشان کچھ کہا جب رسول اللہ عز وکر نیلگے اور بولے ہم تو یوہین آپس میں نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ایا اللہ وایتہ ورسوالہ ایہ نبی ان فرارے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے یہاں نے زبنا و تم کفر ہو چکے ایمان لا کر اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوتے اول یہ کہ جو رسول کی گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوے رکھتا ہو گئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچا سکی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق چیز ہے جب وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اس کے ذہن کفر ہوا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اس کو کافر کہیں محض خطا اور زری جھوٹی بات ہو جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یوہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یوہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ ذہن گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ نے اعتقاد کہنا نہزل و سخر یہ ہے اور سی پر رب لغزہ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ الباری قد اللہ تعالیٰ سامنطق بالکفر طوعا بین ہے سو ہم کھلے ہوئے لفظین عذر و تاویل سموع نہیں آیت فرما چکی کہ جملہ نہ کفر تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عز و جل نے انہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذر جوئی کو مردہ و ٹھہرایا ایمان ان کے کفر سابق حق کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایما انکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے فیہ نڈے خوب یاد رکھنے کے ہیں وہاں بالتوفیق ۱۲ منہ مظلہ

۸  
 کفر تم بعد ایمانکمہ فیہا۔ ایہا المنافقون المذلة الفاسقون الزاکیون  
 ان ملاح الرسول مکدم بعضکم حضابل اقل منه فی حبسکم قد بد البغضاء

۱۔ نفاق دو قسم ہے عقیدتی و عملی نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ سے  
 بہ انبار الخلاق بمسبب ایک النفاق لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ غریبہ اوس کے جوہر  
 و صورت کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعاً نہیں ملے گا ان سے ان حضرات کے نفاق کا پتہ چلے گا

۲۔ اس قدر فرماتے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ  
 فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہر تو تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی  
 تعریف کر جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اُس میں بھی کمی کروا لے و انا الیہ

راجعون ۳۔ قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من افعالہم و ما تخی صدود  
 اکبر قد بینا لکم الائیت ان کنتم تعقلون ۴۔ لہانتما ولاء تحبون  
 ولا یحبونکم و تقامنون بالکذب کلہ و اذا الحق کم قالوا امنا و اذا

خلقوا عضلوا علیکم لانا مل من الغیظ قل موا تو ابغیظکم ان اللہ علیم  
 بذات الصدور ۵۔ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کو دلوں میں دبی ہو  
 اس سے بھی زیادہ ہے جسے صاف بیان فرما دین تمہارے لیے نشانیان اگر تمہیں سمجھ

ہو۔ دیکھو یہ جو تم جو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پورے کتاب پر  
 ایمان لائے ہو اور جب وہ تم سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں جب تنہا ہوتے  
 ہیں تو تم پر غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرمادے مرجاؤ گٹ گٹ کر خدا

خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بجا  
 کیسا زبان اقرار کرے گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے کہ دل کا بخار زبانی باتوں میں ظاہر ہو جائے گا

من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر و اللہ عذراکم استخوذ  
 علیکم الشیطان فانساکم ذکر اللہ و تنظیم الرسل و قد نطق القرآن  
 بنخذلافکم مراد فاء کم الشیطان نقطا منشیہ و تاء کم  
 التند و یرمذ آوۃ لغزہ فارکم تقویۃ الایمان فی تقویت  
 ایمانکم ما کان اللہ لیدر المؤمنین علی ما انتم علیہ  
 حتی یمیز الخبیث من الخیب و ما اللہ بغافل عنکم انکم  
 فلا ورب محمد لا تقمنون حتی یتکون احب الیکم من  
 والدکم و ولدکم و الناس اجمعین و الروح الذی بین جسم انکم  
 صلی اللہ تعالیٰ و علیہ وسلم علیہ و علیٰ آلہ اکرام و صحبہ  
 الاعظام و خاد فی سنتہ القیام برذر بیگم و طغیا نکم و  
 در قنابہ الصادق فی غایۃ الاعظام و ادامۃ ذکرہ الی یوم  
 القیامہ وان کان فیہ رغبہ انفقکم و امنان اعیانکم امنین  
 یا ارحم الراحمین و الحمد لله رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ  
 علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

لہ قال اللہ تعالیٰ استخوف علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولیٰ علی  
 حرب الشیطان الا ان حرب الشیطان ہم الخسرون ہ غالب اکیا و ینیر شیطان  
 بھلادی ان کو خدا کی یاد و شیطان کے گروہ ہیں سٹو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں عطا  
 مدیتہ طیبہ نے واپس یہ حق میں ہی آیت کھلی اور خود حدیث صحیح بخاری الخاتم الشیطان آیت

در  
 من  
 ان  
 در  
 علی  
 اح  
 من  
 ابی  
 بن  
 ام  
 سل  
 یر  
 دو  
 می  
 دی  
 کا

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشواے مسطور پر بوجہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم  
 اور حسب تصریحات جمہیر فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک  
 المنعم انہم حکم کفر شاعت و قائم اور بظاہر اسکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا کافی اور ان کو نافع  
 نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں بنا  
 جب کہ اس کا قول یا فعل اسکے دعوے کا کذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے  
 کلمہ پڑھے بلکہ نماز و زکوٰۃ بھی ادا کرے یا ایہم خدا و رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا  
 و رسول و قرآن کی جناب میں گستاخان کرے یا نارا باز دھڑکتے کے لیے سب مومن  
 کو سزا دے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اسکے کام آ سکتا و  
 ہرگز نہیں ہم ابھی حاشیہ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے درجہ تک  
 مطبع ہاشمی ص ۳۱۸ لاتی بھما علی وجہ العادۃ لہ ینفعہ ما لہ تیدر آخر جمہ  
 اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھتا تو نفع نہ پہنچا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے  
 اس کے مذہبی عقیدوں ان کے پیشواے مذہب کی کتابوں میں کثرت کلمات کفریہ میں جن کی  
 تفصیل کو مذکور کار اور خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقیۃ الایمان میں (جے لوگ  
 معاذ اللہ کتاب سمائی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب جانتے ہیں اپنا اور  
 اپنے سب پیروں کے حکم کھلا کافر ہو نیک صاف قرار کیا ہو میں پہلے ان کا اقرار ہی  
 کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ ضرر سے کفر یا ان کے اور لکھوں رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ وہ فنا  
 ہو گا جب تک شہری کی پھر پستش نہ واد وہ یوں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ایک کفر  
 پہ بھی گیا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لیکر جسکے ولیم رانی برابر بھی ایمان ہو گا

امام احمد رضا رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کسی نے کلمہ پڑھا تو اس سے کفر نہیں ہوتا

وہ اٹھالیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر بجا بیٹھے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائیگی  
**نقویۃ الایمان** مطبع فاروقی دہلی ۱۹۳۳ء ص ۱۴ پر یہ حدیث جو کہ شک و فہم کی  
 اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھی بھیگا اللہ ایک سو اچھی سو جان نکال لگی جسکے دلیمن ہو  
 ایک آئی کے دانے بھرا جان سورج جاتینگے وہی لوگ کہ جن میں کچھ سچا آتی نہیں ہو  
 پھر جاوینگے اپنے باپ داداؤں کے دین پر حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی  
 صریحاً ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال العین من زول عینی سیح علیہ الصلاۃ والسلام کے  
 بعد بھی **نقویۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا ہے  
 شک و دجال ہو بھیگا اللہ عیسے بیٹے مریم کو سودہ ڈھونڈ لیا اسکو پھر تباہ کر دے گا اسکو بھیجے گا  
 اللہ ایک ڈھنڈی شام کی طرف سے سونہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کراؤ سکے دلیمن نہیں  
 ایمان ہو کر کہ مار ڈالیں اسکو یا ایہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا  
 سو پہلے خبر کے افرانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح  
 کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر شکر مٹانے  
 کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جامی اور کچھ پر ڈالی  
 کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلیمن آتی برابر  
 بھی ایمان تمام کیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہیں تو یہ شخص خود اور اس کے  
 سارے پیرو کیا دنیا کے پرکے سے کہیں لگے بتے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھٹھ  
 کافر کچے بت پرست ہیں یہ خود اسکا اقراری کفر تھا اب گینے کہ علماء کرام فقہائے  
 عظام کی صریح تشہیحوں سے اپنی کشتی وجہ سے کفر لازم (کفر یہ) ابھی اقرار کفر کہ جو اپنے  
 کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نواز دل فقہ ابوالبیٹ پھر خطا **ع** پھر

**تکملہ لسان الحکام** مطبوعہ مصر ص ۵۵۵ رجل قال لا لمحی کفر ترجمہ جو اپنے  
 الحاد کا اقرار کرے **کفر ہے** **شباہ** فقہانی کتاب لیس باب الردۃ قبل البہانت  
 کافراً فقالت انا کافراً کفرت ترجمہ کیسے کہا تو کافراً ہو کہا میں کافراً ہوں کافراً  
 ہو گئی **فتاویٰ عالمگیری** مطبع مصر ۱۳۱۵ ج ۲ ص ۲۹۷ مسلم قال لا لمحی کفر  
 لو قال علمت ان کفر لا یعرب بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے لمحہ ہونیکا اقرار کرے  
 کافراً ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ آئین مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا  
 (کفر یہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافراً یا یہ خود کفر ہے **شفاعت** سرفیت امام  
 قاضی عیاض ص ۳۱۱ و ص ۳۱۲ قطع تکفیر کل قائل قال قولاً یوصل بہ الی تفصیل الا  
 ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس تمام امت کو گمراہ ٹھہرائے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً  
 کافر ہے (کفر یہ ۲) **تقویۃ الایمان** ص ۱۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار  
 میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یا اللہ صاحب کی ہی شان ہو یہاں اللہ سبحانہ کے علم  
 کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکو  
 اختیار میں ہو چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے علی گری  
 ج ۱ ص ۱۵۸ کفر اذا وصفہ اللہ تعالیٰ بالالیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز او انقصہ  
 مختصر ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اسکو لائق نہیں یا او  
 جہل یا عجز یا کنساقص لیت کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہو بحر الرائق طابع مصر ج  
 ص ۱۲۹ اثرانہ یہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۱  
 ص ۲۹۷ او وصفہ اللہ تعالیٰ بالالیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات  
 کہی جو اسکو لائق نہیں فر ہو گیا (کفر یہ ۴) جب چاہے دریافت کرے کا صایہ مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہو کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم  
اکبری قدیم نہو اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ ص ۲۸۷ اوتقال علم خدا کے قییم  
نیست کیفر کذا فی التنازعانیتہ اھلخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے  
ایسا ہی تانہر خانیہ میں ہے (کفریہ ۵) ایضاً الخ مطبع فاروقی دہلی

۲۹۷ ص ۳۷۵ و ۳۷۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت  
بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمارے قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب ان عقائد

مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد اھلخصاً ایمین صاف تصریح ہے کہ استدعا کو

زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بحت و ضلالت ہے

اسمیں اسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ عتی و مکراد بتایا شاہ

عبد الغفر بن صاحب شحفہ اشنا عشر یہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۹ھ میں فرماتے ہیں عقیدہ

سیر دہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اور اپنے از فوق و تحت مقصود نیست و نیست

مذہب بہشت و جماعت بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۷ علمگیری ج ۲ ص ۲۵۹

کیفر اثبات المکان اللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہو جاتا ہے فتاویٰ قاضی خان غفر اللطاف ج ۲ ص ۲۳۳ ر جل

قال خدائے برسمان میداند کہ من چیز سے ندارم کیوں کفر الا ان اللہ تعالیٰ منتر عن

المکان ترجمہ کہیں کہ خدا اسماں پر جانتا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں کفر ہو گیا اسلیو

کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہو خلاصہ کتاب لفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۱ اوتقال

زردبان بنہ و ہر اسمان بر آئو و با خدائے جنگ کن کیفر لاند اثبت المکان اللہ تعالیٰ

ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہو گیا اسلیو کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

لا  
اسکا مستقل  
شرح حق  
دفعہ اکبر  
شرح حق  
اکبر کی عبارت  
کفریہ اسکا  
مذہب کی ایک  
منہ

(۶) رسالہ بکری فوری مطبع فاروقی ص ۱۲۲ بعد از جار ممکن است کہ ایشان

را فراموش کرد اینکہ شد و پس قول با مکان وجود مثل صلا منجر تکذیب نفسی نہ صوں  
نکرد و سلب قرآن مجید بعد از ازال ممکن است اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
تعالی علیہ وسلم کا مثل جیسے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک ہمہ حال ہو اور بعض  
علامہ اپیل لاتے تھے کہ اس غرض سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو  
خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل مجسّم مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے  
اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالی قرآن مجید دونوں سے  
بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل  
کی بات واقعہ میں جھوٹی ہو جائیگی تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ  
پر مطلع ہوں اگر اوغنین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ  
اب کسی کو وہ نص یا ہی نہیں جو جھوٹ ہو جائے ابتلائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہو  
جب انکی منشا یہی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمین علواً

بکری ۱۰ شفا شریف ص ۳۳ من طبع بالاحادیث و صحیح النبوة و تبو نبینا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء کذب فیما اتوا بہ اوحی فی ذلک المصلوۃ  
بزعما و لم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت  
ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہوا اینہما نبیا علیہم  
الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز نہ لے  
خواہ زعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے  
حضرت نبی علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز ماننے والا اتفاق کافر ہوا



المدعو جل کاذب جائز ماننے والا کیونکہ بالاجماع کافر و مرتد ہو گا۔ اس مسئلہ میں  
شخص مذکور اور اسکے کاسہ لیون کے اقوال سخت ہونا کاذب پاک و پاک نہیں  
تفصیل و تشریح اور ان کے رد و بیغ کی تفتیح ہماری کتاب سبحن السبوح  
عن عجیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) بیکر وری ۱۲۵

لا نسلم کہ کذب مذکور محال ہے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابق الواقع والواقعات  
آن بر ملک و نبیا خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اثر  
از قدرت ربانی باشد اسمین صاف تصریح ہو کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہو وہ ب  
خدا ہے پاک کی ذات پر بھی رو ہے حسین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنایشب کرنا جلنا  
و غیر نامناسب کچھ داخل لہذا اس قول خبیثہ کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۷)  
بیکر وری ۱۲۵ عدم کذب از کمالات حضرت حق سبحانہ و اور اعلیٰ شانہ بآن

مرح میسکند بر خلاف اخرین دجا و صفت کمال ہیں ست کہ شخصہ قدرت بر تکلم  
بکلام کاذب داروینا بر رعایت مصلحت و مقتضای حکمت متبصرہ از شوب کذب  
تکلم بکلام کاذب نمایاں شخص ممدوح میگردد و خلاف سیکہ لسان اواقف شدہ  
یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردید کہے ہیں اور این نمایاں شخص

نزد عقل قابل طرح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعاً عن عجیب الکذب و تنزیلاً  
عن النکوت بہ از صفت ممدوح اھل مخصا اسمین صاف اقراہ ہو کہ المدعو جل کاذب و لہذا متنع  
بالغیر ملکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال لہذا نہ متنع بالغیر نہ متنع  
عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہو اور ہ تصریح کرنا ہو کہ المدعو جل کاذب و لہذا متنع  
نہیں جو گونگے کا بولنا کہ المدعو جل کاذب و لہذا متنع کہ گونگے کی نہیں ضرورت کہ کذب الی محال عادی

بھی یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر  
جھوٹ بہ طرح روا ہو تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیلئے (کفر یہ ۹) اسی قول میں  
صراحتہ مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عجیب و آلاش کا آنا جائز ہے مگر مصلحت ترقی کے لیے  
اُس سے بچتا ہے یہ صریحہ اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب مانا ہے کہ  
بھی مثل کفر یہ ہم نہ اردن کفریات کا خمیر ہے علمگیری قول مذکور در کفر یہ ۳

اعلام نقیو الطبع الاسلام مطبوع مصر ۱۲۴۵ھ ص ۱۵۱ من بغی و ابشت ما ہویم  
فی نقص کفر یہ چیمہ جو اسے تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ - یا - ہن - کہو  
جسمیں کبھی منقصت ہو کا فرمواتے (کفر یہ ۱۰) اس قول میں قی الہی بلکہ اس کی سب  
صفات کمال کو اختیار کیا مانا کہ مصلحت عیب آلاش سے بچنے کو اختیار اختیار کیا ہو  
بصریح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحتہ اختیار کیا تھا اور جو چیز اختیار ہی ہو و قد  
حادث و نو پیدا ہو کی شرح عقائد نسفی طابع قدیم ص ۱۲۱ الصادر عن الشیخ

والاختیار کیوں حادث بالضرورة ترجمہ جو کسی سے اس کے قصد و اختیار سے صادر ہو  
وہ بالبدانہ حادث ہوگا اور صفات الہی کو حادث ٹھہرا کر کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام  
اعظم ابوحنیفہ و شرح فقہ اکبر لا علی قاری مطبع حنفی ص ۱۲۹ صفاتہ فی الازل غیر

محدثہ و لا مخلوقہ فمن قال انہا مخلوقہ او محدثہ او وقف فیہا او شک فیہا ہو کافر باللہ تعالیٰ  
ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفاتیں ازلی ہیں نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا  
حادث بتاتے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۴ تا ۱۹) اسی  
قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ ثابت  
الذوق حل کے لیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سزا و گناہ

بہکننا بھولنا جو وہ بٹیا بندوں سے ڈرنا کہ سیکو اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا دولت  
 و خوار کی باعث دوسرے کو اپنا بار بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ رد اٹھ کر ان  
 سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی طرح کیجاتی ہو آیت لاتاخذہ سنة  
 ولا نفم ترجمہ نہ اسے اور گھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یفیل منی ولا ینفس  
 ترجمہ نہ میرا رب بھکے نہ بھولے آیت ما اتخذہ صکبة ولا ولد ترجمہ  
 اس نے نہ سیکو اپنی جو رہنمائی نہ بٹیا آیت ولا ینفاد عقیبھا ترجمہ اس کو  
 تھوڑے چھارے کا خوف نہیں آیت لہ لیکر نہ شریک فی المملک ولو لکن  
 لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اس کا ساتھی نہ کوئی دباؤ کے سبب  
 اس کا ساتھی یہ سب صریح کفر ہیں (کفر یہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم طبع ضیائی  
 ۱۲۸۵ء نسبت پر خود تاہیکہ روزے حضرت جل و علا دست راست ایشان  
 را بہت قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بریں پڑ  
 پریش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا آچنین دادہ ام و چیزے  
 دیگر خواہم داد و صلا مکالمہ و مسامرہ بہت ہی آید صلا کا ہے کلام حقیقی ہمیشہ  
 شفا شریف ص ۳۶ میں اعتراف بالہیۃ اللہ تعالیٰ و وصا یشیہ و لکنہ اذ  
 لولہ اوصا جتہ فذلک کفر باجماع المسلمین و کذاک من اوعی جمالیۃ اللہ تعالیٰ  
 و العروۃ الیہ و مکالمۃ اہل مخلصا ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توصیہ کا قائل ہو  
 مگر اس کے لیے جو رو یا پچھڑے وہ باجماع مسلمین کا قرب ہے اس بطرح جو اللہ تعالیٰ  
 کے ساتھ ہمیشگی اس تک معبود اس سے باتیں کرے یا دعویٰ صلا و کذاک من  
 سہم انہ یوحی الیہ وان لم یرع النبوة او انہ لیس اللہ تعالیٰ و یخل الخبۃ و یاکل من

سلام  
 یہم اشرف  
 پیر و پیغمبر  
 نبی بنانہ  
 صل اللہ علیہ  
 و آلہ  
 و سلم

و یحییٰ الخو العین و ہولاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمہ  
 اسطرح جو جھوٹا منصوف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے اگر یہ  
 نبوت کا مدعی ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا  
 حور و نکو سیکھے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں  
 جو روئے اس زمانہ کے و نحوہ پر تو یہ حکم ہے خود رب العزۃ سے ہاتھ ڈاکر صاف حق پر  
 کیا حکم ہو گا تحقیق **افشا عشرہ** یہ جلالہ ۲۹۱۹ درجین بعثت بلکہ درجین مناجات و  
 مکالمہ کہ اعلیٰ مراتب قرب بشریٰ با جناب خداوندی ست اس ترقی سے  
 صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت ہی خاص تر ہے تو دنیا میں کیسے بیے  
 اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتہ اس کی نبوت کا دعویٰ ہی تفسیر غریبی سورۃ  
 بقرہ طبع کلثۃ ۲۳۲۳۲۳ زیر قولہ تعالیٰ و قال الذین لا یعلمون لا یکنلنا  
 منشا ابن گفتگو و ایشان چہل ست زیرا کہ نبی فہند کہ ترتیب کلامی باندہ عزوجل پس  
 بلند ست ایشان ہنوز بہ پایہ اولین ان کہ ایمان ست نہ سیدہ اند و ان ترتیب مختصر  
 ست بلکہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام وغیر ایشان را ہر گز میسر نمیشود پس فائش  
 ہر کلامی اخذ گو یا فرمائش است کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہ سازد شرح عقائد  
 جلالی مطبع مصر ص ۱۲۷ اس سکہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل  
 کلام حقیقی کا مدعی ہو گا فرجے فرمایا المکالمۃ تنشا با منصب النبوة بل اعلیٰ مراتب ہادیہ  
 مخالفۃ لما ہون ضروریات الدین و ہوانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم النبیین علیہ  
 افضل صلاۃ اصیلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مراد  
 اعلیٰ مرتبہ ہو تو اسکے دعویٰ کرنے میں بعض ضروریات دین پیچھے نہی صلی اللہ

قتالی علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہو نیکیا انکار ہے (کفر یہ ۲۲) **صلط** مستقیم  
 صلا از حال آن شدت متعلق قلبت بر شد خود استقلال ایجنے نہ آن ملاحظہ کہ  
 این شخص ناودان فغض حضرت خنی و واسطہ ہدایت دست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق  
 بہان سیکڑ و چنانکہ یکے از اکابر این طریق فرمود کہ اگر خنی جل و علا در غیر کسوت مرثیہ  
 تجلی فرماید ہر آئندہ مرا با او التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیروں سے استفسار  
 ہے کہ اپنے اصول لپس کلمہ کا حکم بنائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ  
 ایک بات کہتے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنا دینے کا عادی ہے  
**تقویۃ الایمان** صلا اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے موٹے سے اتنی بات سنتے ہی ماری  
 دہشت کو بچوس ہو گئے پھر کیا کیے ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک  
 بھائی بندی کا رشتہ یادوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے  
 ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیار کے سوا کبھی اور صورت میں نظر ہر ہو  
 تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں المہینہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ہم نے ادب  
 محروم ماند از فضل رب ہذاہم لمخصائین کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا  
 تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع نے ادب محروم ماند از فضل رب  
**کفر یہ ۲۳** **تقویۃ الایمان** صلا جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی پیروی  
 یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اس کے سوا کسی کو نہ ماننے صلا اللہ صاحب قرآن  
 کیجو میرے سوا نہ مانو صلا اللہ کے سوا کسی کو نہ مانے اور وٹکو ماننا محض  
 خط ہے یہاں انبیاء و ملکہ و قیامت و جزا و غیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے

کفر یہ ۲۲

کفر یہ ۲۳

صاف انکار کیا اور اسکا اقرار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر رکھ دیا کفر یہ بھی  
 کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے تہذیب میں جب طرح اللہ عزوجل کا ماننا ضروری  
 ہو میں ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے نہ مانے گا کفر ہے ہرگز دوزبان والا  
 جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ  
 ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرۃ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ  
 لَا یُؤْمِنُوْا **موضح القرآن** ترجمہ شہداء عبدالقادر صاحب نوادر اویانہ اور  
 دوسے تائیکے آیت کَلِمَۃٌ حَقٌّ عَلٰی الَّذِیۡنَ فَهِمَہَا لَا یُؤْمِنُوْنَ  
**موضح القرآن** تائیت ہو چکی ہر بات اور بہتوں پر سوئے تائیکے آیت  
 لَسَا یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ **موضح القرآن** ماننے میں جو اور تائیکے  
 آیت اَعْرَافٌ وَقُطُوعٌ دَابُّوْا الَّذِیۡنَ کَذَبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا کَانُوْا مُؤْمِنِیۡنَ  
**موضح** اور پھٹاڑی کا فی او کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے  
 آیت اِنْعَامٌ وَاِذَا اَجَآءَتْ اَیُّۤیُّہُمُ الْبَغِیۡۃُ اَقْبَلُوْا بِاِلَیْہَا فَعَلَّیۡ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ  
**موضح** اور جب دین تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے  
 تم پر آیت بَقَرٰۃٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلُّ  
 اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ **موضح** ماننا رسول نے جو کچھ  
 اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب ماننا اس کو اور اس کے فرشتوں کو  
 اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے  
 اس اور اس کے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا شخص کہتا ہو اللہ نے فرمایا  
 میرے سوا کیسے نہ مانو آیت اَعْرَافٌ قَالَ الَّذِیۡنَ سَتَکْبُرُوْا اِنَّا بِالَّذِیۡ اٰمَنُۡم

بہ کفر و کفر ہو صرح القرآن کہنے لگے اے نبیؐ اے نبیؐ جو تمہیں یقین کیا سو ہم نہیں مانتے  
 تو اقبال مذکورہ صریح معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء کسے پر ایمان لائے  
 سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہو گا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان  
 کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان ترجمہ سلطان خان طبع فاروقی ص ۳۴ میں ہے  
 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے  
 اور کھانا دوزخ ہے۔ سچن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ  
 کو نہ مانے وہ بھی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو نہ مانے وہ مشرک دوزخ  
 کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۳۲) صراط مستقیم ص ۳۸ صدیق  
 من وجہ تقلد انبیاء میاں شد من وجہ تحقیق و شراعت پس اگر صدیق ذکی القلوب است  
 رضا و اگر اسیت حضرت حق در افعال با افعال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ  
 و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ جو جہلی خود دریافت میں آتا ہے  
 پس احکام این امور مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود کہ بشہادت قلب خود خصوصاً  
 و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است  
 و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو جہلی او بسوئے کلیات و از ہنوی میفرماید  
 پس علوم کلیہ و شرعیہ و فہم و واسطہ میرسد بوساطت نو جہلی و بوساطت انبیاء علیہم السلام  
 و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتوان گفت  
 و ہم ستاد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ انہم شیعہ ایت از شعب و حی کہ آنرا در عرف شرع  
 بنفث فی الروح تعبیر میفرمایند و بعضی اہل کمال آن را بوجہ باطنی می نامند صلاہین  
 را بامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ عالم انبیاست لیکن بوجہ ظاہری

کفر یہ ۳۲ صراط مستقیم ص ۳۸ صدیق من وجہ تقلد انبیاء میاں شد من وجہ تحقیق و شراعت پس اگر صدیق ذکی القلوب است رضا و اگر اسیت حضرت حق در افعال با افعال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ جو جہلی خود دریافت میں آتا ہے پس احکام این امور مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود کہ بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نو جہلی او بسوئے کلیات و از ہنوی میفرماید پس علوم کلیہ و شرعیہ و فہم و واسطہ میرسد بوساطت نو جہلی و بوساطت انبیاء علیہم السلام و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتوان گفت و ہم ستاد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ انہم شیعہ ایت از شعب و حی کہ آنرا در عرف شرع بنفث فی الروح تعبیر میفرمایند و بعضی اہل کمال آن را بوجہ باطنی می نامند صلاہین را بامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ عالم انبیاست لیکن بوجہ ظاہری





اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نبی نبوت ممکن نہیں مشکوک و مشرف مطبع انصاری  
 سنہ ۱۳۴۷ھ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم (فذكر الحديث الى ان قال) وان روح القدس نفث في روعي ان نفسا  
 لن تموت حتى تستكمل بركاتها الحديث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترا  
 ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس میرے بطن  
 میں وحی کی کہ کوئی جا نہ رہے کہ بچا جسک اپنا رزق پورا نہ کرے رواہ البیہقی فی شرح  
 السنن ثلاث ونبوہ رواہ الحاکم عنہ والبرار فی مسند عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیرین  
 الحسن بن علی غیر انہ نہ کر چہ بیل کا لہیہتی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم اجمعین شفا مشرف سے زیر کفر یہ ۱۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہو  
 اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے کہ نفس غیر نبوی ص ۱۳۳ معرفت احکام شرعیہ بدون سبب  
 نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشر یہ ص ۱۴۰ ایچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را  
 وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع کل نمایا در وئے دست پر ہیزہ زیر کہ کسے از فرق  
 اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم  
 این را مسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے میں اصلاً شک  
 نہیں اور اوسمیں اور جو خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید نبیا سے من وجہ آزاد  
 اور احکام شریعہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیا کا ہمسر و ہم استاد  
 اور بتقلید رد فضل مثلاً نبی معصوم ماننا و کی شنا عتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہے  
 یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ بر اقتضای کرون الدر الثمین شاہ  
 صاحب مطبوع مطبع احمدی ص ۱۰۰۰ سالتہ ص ۱۰۰۰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالا روحا یا

عن الشيعة فادعى الي ان مذہبہم باطل و بطلان مذہبہم يعرف من لفظ الامام ولما  
افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا  
وہذا جو معنی الہی فہم بہم ستانم انکا ختم النبوة فہم اسد نقالی ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے راضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا  
کہ انکا مذہب باطل ہو اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھ پر ہوش آیا  
میں نے پہچاناکہ ان کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی اطاعت ضرر  
اور سیکطرف دہی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم  
نبوت کا انکار لازم آتا ہے اسد انکا برا کرے) دیکھو یہ دہی امامت وہی  
عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم  
بتاتے ہیں کیوں صاحب ان راضیوں کو تو کہا گیا کہ اسد انکا برا کرے کیا اس  
نے کہا جائیگا کہ اوکی طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں  
باندھے آئین غالباً اصل مقصود اپنے پیر راے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب خان  
کے یہاں سوار و نمین نوکر اور بچہ کرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنا تا تھا  
اسکی یہ تمہیدیں اوٹھاتی گئی تھیں کہ بعض دنیا اس طرح کے بھی ہوتے  
ہیں ادھر یہ وحی و عصمت غیر مستحکم بگڑا نبوت کا پورا خاکہ افتار اخیر میں یہ بھی جاوی  
کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم بنایا قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں  
تو یہ بتا دیا کہ تم کو حکمت کہتے ہیں اور ہر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ  
و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ہیں لکھ سکے پھیلانیتجہ دکھا دیا کہ امثالین وقائع و  
اشباہا میں عملاً صد اور پیش آتا ایسا کہ کمالاٹ طریق نبوت بذوہ علیا سے

یہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم ہونے

خود رسید و الہام و کشف اعلوم حکمت انجائید لیس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ  
 وحی والے معصوم انبیاء کے ہم ہستاد و تقلید انبیاء سے آزاد ہو اسلئے انبیاء احکام  
 شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں تین تو اس عیار فی کا قائل ہوں کہ ابتدا  
 یوں نہ کہ یہ کہ پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی اور ترقی سے بلکہ یوں پانی بامذہب کا حصہ  
 کتاب میں عجیب و غریب بعض اولیاء کے لیے ان منصوبوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت  
 سے کیا پھر جاوے کہ خبر دار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں تہنیں بلکہ ہمیشہ رہینگے  
 پھر آخر کتاب میں پیر جی کے یک درجہ حکمت ثابت کر دیا جیسے بس سمجھ جاوے یہ وہی منصب  
 ہر جگہ کا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتاتے ہیں غرض یہ تو ساری حکمتیں مگر تین کچھ  
 رگتے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب  
 ہو گا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں  
 ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب التمدق ہونا قلوب عوام سے کھلایا گیا  
 اسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اغتراض کا محصل  
 نہ ہوگا وہ نہ آخر شہ پیر جی الف کے نام نے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا  
 کہ نبی او عیسیٰ یہ کیسا خط نے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں ایسیلئے نہ اسی پر ہے  
 ص ۱۰۱ کہ نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت آپ  
 علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات و ربہ و فطرت مخلوق شدہ بنا علیہ لوح فطرت  
 ایشان از تقو شش علوم ربیبہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنف ماندہ  
 بود افسوس پیر جی کا عیب چھاپینسکو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ قائم فرمائی کہ ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ۳۳  
 ما قر النبوة والاعظم الرسالة ولا غيرة من المصطفين (انی قولہ) حتی ہذا ان درے  
 عند القتل الادب والسبح الخ ص ۳۳۱ کو ان تشبیہ امیا آیت لہ کو نہ ہوا امیا بقدر  
 فیہ وجہ الہ ترجمہ اوستہ نہ نبوت کی توفیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے قتل دفع کریں تو اس کی نہ توجیر  
 وقید ہو نہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اٹھی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہو اور اس معجزہ کا  
 اٹھی ہونا اس میں عیب و جہالت (قیس لڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا  
 کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کہنی بعلم ہی نے بقصد تفسیر و تفسیر و تفسیر  
 کردی تو کسی بیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیتی تھی کہ وہاں حصہ دوم تفسیر  
 سلطان خان ص ۱۷۰ اس شخص سے کچھ معجزہ نہ ہوا اسکو بجز تفسیر بخانا یہ عادتیں ہو داؤ  
 نصارے اور جو کس اور منافقوں اور کدوا لے اس کے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا  
 ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور  
 مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہو جائے گا خدا کے  
 غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اور مخصا طہ ہو کہ عوام بھاریے اتنی بھاری  
 بھاری ڈراؤ جو ٹوٹوٹے لغت سکر کانپ جائیگا کچھ کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان  
 نہ لائیگا پیشین گوشتان سیکرستانہ یوں نے کام پورا کر دیا تھا پیغمبر کی ہر کا کستہ  
 اسمہ اس جمل قرار پایا تھا خطبہ میں پیر جی کے نام پہلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کہنا شروع ہو گیا تھا مگر فہر آئی سے مجبور رہیں جنہیں کوئی سے سب بڑے کلمے بجا رہے  
 بچاؤن کے خیر موزی کش نے چنے سور یا بچاڑ دیے سے ہی کی جی ہی میں رہی

بات نہ ہونے پائی : وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی : فقط دابر العقاب  
 الذین ظلموا و قیل الحمد لله رب العالمین کہ فرمایا : **تم تقویہ ایمان**  
 خدا حدیث نویسی کی آیت لومرت بقبری اکننت تسجد لہ خود ہی اوس کا ترجمہ یوں  
 کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے برگستا  
 کی رگ اوچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھو فائدہ چسٹو یا عیسے میں بھی ایک دن  
 مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے  
 کسر لفظ کا مطلب ہو کہ ان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہ ان  
 یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیوں یہ کیسا کھلا افسوس ہے محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں کذب علی من بعدی یقع فی النار خمسہ جو دانستہ مجھ پر جھوٹ  
 باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبياء ترجمہ بیشک  
 اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے فائدہ : حدیث  
 ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن حنبل و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ترمذی  
 و غیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 کی امام الامہ ابن حنبل و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی  
 و امام عبد العظیم منذری نے تحقیر کی حاکم نے کہا بنظر ہمارے صحیح ہے ابن حنبل  
 کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آتی ہے وہابی صاحبو ہمارے

۲۷



اس باب میں پانچ مضامین ہیں ان میں سے غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے  
ہو اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے  
کہ جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی ضلعوں میں اسکا بیان

سینے ص ۲۱ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض نے انصافی ہے کہ ایسے شخص کامرتبہ ایسے ناما کہ  
لوگوں کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیاء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ناکارے لوگ کہنا  
یہ انکی جناب میں کئی گستاخی نہیں کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی  
کفر خاص نہیں کی تفصیل شفا شریفہ وراوسکی شروح وغیرہ اکتب ائمہ میں ہے  
(کفر یہ ۲۷) تفویض الایمان پہلی ضلع میں اسی دعوے کا کہ انبیاء اولیاء کو  
پکارنا مشرک ہے ثبوت سنیر ص ۱۱ ہمارا حبیب خالق العزیز اور سحر ہکو پیدا کیا تو ہکو

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اوں کو پکاریں اور کسی سے ہکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک  
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ  
بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے چار کا تو کیا ذکر ہے مسلمان ایمان سے کہتا حضرات  
انبیاء اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی  
زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دلیمن رائی برابر ایمان ہوشیار شخص نے اپنے اور اپنے  
طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی  
ایسا بھی نہ رہا جس کے دلیمن نہ خردل کہ برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اوں  
کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہو کہ جب اسکے اس میلہ گندے مذہب میں اولیاء کا  
نام نہ ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو یونہی گیا اور دنیا جویوں

کفر یہ ۲۷

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا جہیز جمعہ کی روٹی ملنے  
 کی بجلی سید نہیں تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم السلام  
 والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سے  
 بزرگیت صراطِ مستقیم متفقہاتے ظلمات بعضہا فوق بعض  
 از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوہر خود بہترست و صرف ہمت بسوے شیخ و اشتا  
 آن از مقلدین گو جناب محال تآب باشند مجتہدین مرتبہ بہتر از استغراق  
 و صورت گاہ و غر خودست کہ خیال آن اعظیم و اجلال بسوے دال نشان سپہ  
 بخلاف خیال گاہ و غر کہ نہ آنقدر حسیدگی میبود و نہ تعظیم بکامہا ان و محترم بود  
 این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملوٹ و تقو و مشی و بشیرک میباش **مسلمانوں**  
 خدا ان ناپاک شیطانی ملعون کلموں کو غور کر و الحمد للہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجا نا طلمت بالاسے ظلمت ہے کسی فاضلہ زیدی  
 کے تصور اور اسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی براب ہے اپنے تیل یا گدھے  
 کے تصور میں ہمتیں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے کان واقعی زیدی نے تو دل  
 نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی ازرونی صدمہ نہ پہنچایا نہ بچا تو صلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں و خاتم النبیین پڑھ کر نازی بنو تون کا  
 در باجلا یا آون کا خیال آا کیوں نہ فہر ہو آون کی طرف سے دل میں کیوں  
 نہ زہر ہو **مسلمانو** سد اضا ف کیا ایسا کلمہ کسی سلامی زبان و قلم سے  
 نکلنے کا ہے حاش سد پوریون پسند تون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی  
 انتہا میں دیکھو جو ادھون نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈال کر کچھ عین شاہ

۷۷۴۹۹  
 ۷۷۴۹۹  
 ۷۷۴۹۹





عشیرتہما اولڈا کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ  
 ترجمہ تو پناہ لگاؤ ان لوگوں کو جو اتنے ہیں امداد پر پچھلے دن کو کہ محبت کریں  
 اوس سے جسے خداوند ہی امداد اور اسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے  
 یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلوں میں ایمان  
 اور روحانی اون کی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو  
 تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت  
 ویرا سے دل کے اندر جاؤ جو اون کی جناب عالم آب میں گستاخی کرے اگر تمھارا  
 باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا لکڑا ہو دشمن بناؤ بہتر از زبان و صد ہزار دل اوس  
 بہتر ہی کرو تمھاری کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے ہم محبت پر لغت کرو ورنہ اگر  
 دوسرے عقیدین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور  
 چیز ہے و اسے بے اضافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے  
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو کس پاؤ تو کچا نکل جاؤ ایمان نہ تاویلین  
 لکھاؤ نہ سیدھی بات میر پھر میں ڈالو اور محل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 و سلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور ان کے میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھر دلی  
 جانو امام مانو جو اوسے برا کہے اولیٰ اوس سے دشمنی ٹھانو برکات نام کی بات میں سو سو  
 طرح کے پیچ لکھاؤ رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی بگڑی سی بھالو۔  
 اوسکی حمایت میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ  
 کیا ایمان ہے کیا اسلام ہے کیا اسلام اس کا نام ہے ع اسے راہ رو پشت  
 ہنر ہنر ہنر ہنر کہ وہ خود تمھاری ساری بناؤ ٹھکانا دیا گیا تقویۃ الایمان

یہ بات محض یہ جا ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر او  
 پہلی بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جلت نہیں بولتا اسکو واسطے  
 دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل  
 کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کیجئے کھڑکھڑکھڑکھڑکھڑ  
 بند کر کے نہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے مکان  
 گدھر کے سے ہیں تیری ناک بھو کی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعاد  
 بخیری اٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کنو کے  
 بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونر کی تھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا  
 سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے  
 اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے تمہارے غرت والے رسول و دو جہان کے

یہ بات محض یہ جا ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر او  
 پہلی بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جلت نہیں بولتا اسکو واسطے  
 دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل  
 کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کیجئے کھڑکھڑکھڑکھڑکھڑ  
 بند کر کے نہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے مکان  
 گدھر کے سے ہیں تیری ناک بھو کی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعاد  
 بخیری اٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کنو کے  
 بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونر کی تھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا  
 سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے  
 اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے تمہارے غرت والے رسول و دو جہان کے

یہ بات محض یہ جا ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے مگر او  
 پہلی بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جلت نہیں بولتا اسکو واسطے  
 دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل  
 کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کیجئے کھڑکھڑکھڑکھڑکھڑ  
 بند کر کے نہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے مکان  
 گدھر کے سے ہیں تیری ناک بھو کی سی ہے تو کیا اوسے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعاد  
 بخیری اٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کنو کے  
 بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونر کی تھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا  
 سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے  
 اب تمہیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے تمہارے غرت والے رسول و دو جہان کے

یاد شاہ عرش بارگاہ عالم سپاہِ صلح اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لفظی کلمات  
لکھے اٹھون نے ہمارے اسلامی ولوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اُسے اپنی  
پیمچے کے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں درایہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ چنے  
جو نظیر بنی برائیاں صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم جانو جب نہایت شبہ ایسی ہے تو  
برجہاد نہ رہنا نہیں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وبارک وسلم مسلمانوں اور ذرا سنا پاک وجہ کو تو خیال  
کر دو (خاکش برہن) یہ برجہاد نہ ہونا سبیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا خیال آیا تو عظمت کو ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت ہو تو نماز میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچا گیا اقول الحمد للہ محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل و علا کی بنا ہی  
ہو کسی کا فریاد فرشتے کے مٹانے نہ بیٹگی چوداؤں راستے چاند کا چمکتا نور کو کبھی نہ کوٹھکے نور سے گم

۳۵  
 ۱۔ مہ فشانہ نور و سگ عو کو کند، ہر کسے ہر خلقت خود می تند، اس شخص کے  
 نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب  
 شکر ہے کہ وہ جب ایسا عظمت کے ساتھ آئیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شریعت پر  
 العرش الکرم میں نماز سے اُن کے خیال بظلمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو  
 کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے ایک سے لڑائی لے لے  
 تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب  
 کی اور اس میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ استہدیان محمد و آئمہ  
 و رسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمان تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا  
 اور واقعہ اُنکا خیال مسلمان کے ذہن جب ایسا عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئیں گے  
 کہ اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم پڑھنا ہی ہے الاخص ہے اور عرض سلام  
 تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اُنکے خیال بلکہ خاص نماز  
 میں اُنکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے و لکن المتفقین لا یعلمون احیاً  
 العلوم مطبع کتب ج ۱ ص ۴۴ حضرت فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 و شخصہ الکریم قتل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ  
 التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت  
 پاک کا تصور باز رہا اور عرض کرالسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ ص ۱۰۱ سمعت سید علیہ الخواص رحمہم  
 نقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لیسبہ الخافین فی جلوسہم بین یری اللہ عزوجل  
 شہودہم فی تلك الحضرۃ فانه لا ینارق حضرة اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام مشافہتہ  
 ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے  
 نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے  
 حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے برابرین غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ  
 فرما دو کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں یا سبیلے کہ حضور  
 کبھی اللہ تعالیٰ کے برابر سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر سلام عرض کریں **حجۃ البالیغہ** شاہ دلی اللہ صاحب بیض صدیقی  
 ص ۱۱۸ ثم اختار بعدہ اسلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توفیہا بذکرہ و  
 اثباتہ الاقرار برسالتہ و ادارہ بعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التیات میں نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور بخاذکر پاک بلند کرنے اور کی رستا  
 کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیات  
 عظام و عکائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوستہ ہوا  
 لدنیہ و غیر ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلد و کج امام آخر  
 زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اوپر ارشد و سمعت نوری  
 مسک الختام نواب بھوپال مقام ص ۲۴۵ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین ہوتا  
 و قرۃ العین عابدان است و جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادات نورانی  
 و انکشاف درین عمل بیشتر و قوی تر است و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ  
 این خطاب بہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہا السلام والسلام در ذرا

موجودات و اقراہ ممکنات ہیں انحضرت دروأت مصلیان موجود و حاضر است  
 پس مصلی باید کہ از نیمنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نہود تا با نوار قرب و اسرار  
 نور و قانز گرد آرد و در راه عشق و محبت قرب و بعد نیست بوحی صمیمت عیان و  
 دعائی قریب است پس عبارت میں نواب بہادر فرماتے ہیں کہ انبار لگا گئے بہشتی مصلی  
 تعالی علیہ وسلم ہر عبادت میں سامانوں کے پیش نظیرین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالی  
 علیہ وسلم ہر نازمی کی ذات بلکہ ہر فرد ممکنات میں موجود و حاضر ہیں دو شرک نمازی  
 میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدہ ہر گرد غافل نہوتا کہ قرب الہی پائین شرک مگر یہ کیسے کہ  
 اکی سلطنتوں میں بڑو کو کو کترین خون معاف ہو تو کو کٹ و بائیت کے نواب بہادر کو تو شرک  
 معاین حول لاقر الا بالعلی العظیم اسطیخ و عجاہ اللہ الصلحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال  
 ان از عظیمین بکوشا مل مسلمانو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت  
 نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے درود کو محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال باختلت و جلال سے الٹا کہ کیونکر  
 ممکن مسلمانو ہر رکعت میں پچھتر شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر  
 واجب و ران غیر مقلد و پایون کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمیں سے  
 صراط الذین انعمت علیکم ثم کمال ذالین یعنی راہ اون کی جنہ پر تو نے انعام  
 کیا جاتے ہو وہ کون ہیں ان قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اولیائے  
 الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء  
 و الصالحین ترجمہ جنہ خدا نے انعام کیا وہ انبیاء و صدیق اور

صفحہ ۳۷  
 اشرف الدین  
 احمد بن محمد الشافعی  
 درود ۱۱۰۰۰  
 منہ





ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساگ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اصناف فرمایا  
 اور اس تصور کو کہ نے عظمت الیگنا بنظر ظاہر صرف سورتہ تکا ثنا اس عالمگیر و با  
 سے بچگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک میں ڈال لی پھر تھانز بھی  
 بچی تو صرف شرک سے معصیت کر اہیت سے اُسے بھی نجات نہیں کہ مقابل  
 وحیم و اموال و نعیم کا خیال اوس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ اگر خیال  
 انیس او لیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال کا وغیرہ کی قیامت میں تو شرک بگا  
 نف ہزار تہ ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانوں میں صرف نماز ہی میں گفتگو  
 کرتا ہوں نہیں نہیں اس کے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک  
 ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت  
 میں شرک روا ہے حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لغت اوان کے  
 ذکر اوان کی یاد اوان کی تعظیم اوان کی تکریم سے گریج رہی ہیں تو عبادت تلاوت  
 نے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیکر متصور تو اس  
 چوبائی شرک سے کہ ہر مفسر غرضی سن شنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ  
 قبیح غوا قبیح القباہ مجموعہ صد با کفریات و ضلالت ہے مسلمانوں  
 تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیل سے اس شخص نے تمہارے  
 پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ  
 اسلام باقی ہے۔ سبحن اللہ یہ موخر اور یہ دعویٰ۔ رب الی اعوذ  
 بلب من ہمزات الشیطان و اعوذ بلب ان یحضر و

مستحبہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفسیر و تفسیر میں ذرا اپنے فکرم کو وسعت دی کہ  
یہ مقام اس شخص کی اشتہار و شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علمائے یہاں کلام کو  
کامل رنگ تفسیر دیا ہو اب اس قول خبیثہ لخبث الاقوال بلکہ جس الاقوال کے بعد  
بحر او سکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ طلال ہو مگر اجمالاً  
آتنا اور میں بھیجے کہ اسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم سات  
کلیات کفریات کے ہیں (۱) جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اور یہ صاف اوسے  
غلط و باطل کہہ جاتے شفا شریف ص ۲۹۳ معین الاحکام امام

مذہب اہل حق و ان کے تلامذہ

علامہ الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر ۱۲۹۱ من استخف بالقرآن اولیٰ منہ اجمہرہ او کذب  
یشتہ منہ او اثبت ما نفاه او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذکر او شک فی شئ من ذلک فهو  
کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی  
یا اسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اسکا اثبات  
یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نفی کرے دانستہ یا سہمیں کسی طرح کا شک لاتے وہ باجراح  
تام ملکہ کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳)  
اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)  
یہ میں مفسرات ملتئمہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیثہ تصور  
یہ نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باقون کو یہ صاف تھا  
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبدالغفر صاحب دہلوی اور اذکر والد ماجد  
شاہ ولی اللہ اور اوکے والد الشاہ عبدالرحیم اور ان سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ محمد مصطفیٰ  
کی تصنیفات و تحریرات میں اہل کلی پھر رہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

مشرک تھے پھر یہ اونھیں امام و پیشوا دینی خدا کہتا ہے اور بڑی یعنی چڑھی تقریباً  
 یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقرار ہی کفر ہے ہوا  
 (۷) کیلئے شرکوں کے بھاری تو دے خود اسکے کلام میں برساتی حشرات الارض  
 کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر و دوسری میں ایمان بیان شرک  
 و ایمان عرفان تو یہ پورا اقرار ہی کفر ہے مین ان سب کی پوری تفصیل کروں  
 تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم نکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کیلئے کے یزیدت  
 جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سوئے  
 بالامور العامیہ میں جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت  
 رسائل میں کلام لکھا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کچھ پنا چلیگا  
 یہاں بطور نمونہ ساتوں کلموں کی ہر ایک ایک مثال لکھوں (کفر یہ ہوا) اسد  
 عز وجل فرما ہونک انما لضر بہا للناس وما یغفلوا الا العلموت  
 ترجمہ ہم یہ کہا دین بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے اور انکی سمجھ نہیں مگر  
 عالموں کو یہ شخص غیر متقدمی اور دین الہی میں ہر گونہ آزادی کا پھانک کھولنے  
 کے لیے کہتا ہو کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویۃ  
 الایمان ص ۳ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اسد و رسول کا کلام سمجھنا  
 بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھل حقہ الطغیہ کہتے  
 اس گڑھو مطلب پر دلیل لایا آیت کریمہ ہوا الذی بعث فی الامیین رسولاً  
 منہم نبیل علیہم آیتہ و یدکیم و یعلمہم الکتاب الحکمۃ سے اور خود ہی اسکا  
 ترجمہ کیا کہ وہ اعدا ایسا ہو کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک سول نہیں ہے

اسد  
 عز وجل

پڑھنا اور پڑ آئین اسکی اور پاک کرتا ہے اوکو اور سکھاتا ہو کتاب اور عقل کی  
 باتیں کیوں حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے  
 تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی سخن اندر و واسد و اتو خود سمجھ لیں اور صحابہ  
 کرام سکھانے کے محتاج اگر یہ (۳۲ د ۳۲) تقویت الایمان ص ۱۰۲ روزی  
 کی کٹائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادب و دینا حاجتیں  
 بر لانی بلاتین بالقی شکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی  
 انبیاء اولیا بھوت پوری کی یہ شان نہیں جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور  
 اوس سے مراد بین مانگے اور مصیبت کے وقت اوکو پیکارے سودہ مشرک جانا  
 ہو پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اوکو خود بخود ہر خواہ یون سمجھے کہ اللہ  
 اوکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اہل طغیاء کا ش یہ ظالم صرف اس قدر کہتا کہ  
 جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھ شرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یون  
 مطلب کیا نکلتا کہ معنی تو کسی نسبت کسی سلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو عظام  
 مسلمانوں کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ مہ شرک لوگوں میں  
 بہت پھیل رہا ہو اور اصل تو عینا یاب مہ سو پیچیدہ کے فرایکے موافق ہوا  
 کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ  
 یون کہ اللہ نے اوکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجئے کہ اس  
 ناپاک و ملعون قول پر انبیاء و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اسکے پیشواؤں تک  
 لیکر خود اس ظالم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اغلظہ  
 اللہ و رسولہ من فضلہ حجربہ و یخیر و یلتزم کر دیا اللہ اور اللہ رسول نے

۱۰۲  
 ۱۰۲  
 ۱۰۲

اپنی فضل سے آیت وتبدی الاکملہ والا بصر باذنی ترجمہ ہو چکے  
 تندرست کرتا ہے اور زاد اندھے اور سفید دلغ والے کو میرے حکم سے یہ معاذ  
 قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کالفظ طرعا دینا شرک سے نجات نہ لگا  
 کہ تندرست کروینو کی قدرت الہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند  
 کے نزدیک شرک ہو (کفر یہ ۳۳) آیت ابدی الاکملہ والا بصر  
 و احی المواتی باذن اللہ ترجمہ جیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں اور زرا  
 اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور تین مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے  
 یہ معاذ اللہ جیسی صبح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہو (کفر یہ ۳۴) آیت  
 آیت واذ قلنا للہٰلکۃ السجد والادۃ السجد والا ابلیس  
 اور جب مجھے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کر و سب سجدے میں گئے سوا  
 ابلیس کے آیت و رفع ابویہ علی العرش وخر والہ سجد آخر جب  
 یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے  
 میں گئے (یہ خاک بدین گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملکہ و آدم و یعقوب و یوسف  
 علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہو اللہ نے حکم یا ملکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہو  
 یعقوب ساجد یوسف رضا مند تقویٰ الایمان ملا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے  
 اُس پر شرک ثابت ہو خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس عظیم کے لائق ہیں یا یون سمجھ  
 کہ ان کی اسطرحی عظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک بے اہم مخصوص شرک  
 جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور ابھیکا محسوس اور بندہ  
 اور اس بات میں انبیاء اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اہم مخصوص یون تو

کفر یہ ۳۳

کفر یہ ۳۴

اس گمراہ کا استاذ شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا گروہ  
 شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض حیالت شرک کشی کی  
 بین حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوست  
 پھر بھی منسوخ بھی فرمادے (کفر یہ ۳۴ و ۳۵) حدیث حضور پر نور سید المرسلین  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاعناہ اللہ ورسولہ حبیبہ ابن  
 جمیل فقیر تھا اوستہ اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری  
 مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۵ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللہم  
 انی احرم ما بین جلیبہا مثل احرم بابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ مہربہ الہی  
 بین دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بنانا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۵ صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۲۱ واللفظہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرہیم حرم مکہ والی حریت المدینۃ ما بین لانتہیہا لا یقطع غنما  
 ولا یصاد ونبیہا ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو  
 حرم کیا نہ کاٹیں جانیں اوسکی بیویں اور نہ کڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱  
 ص ۲۲۱ عن جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس طلب کی حدیث صحیح و سنی  
 و مستند و غیرہ میں بکثرت ہیں چنانچہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے صاف و سترج حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل  
 کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا جو یہی نہ یہاں مکہ مالکیہ و شافعیہ

حدیث صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۵

وحبیبہ و ربکثرۃ ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہوا ائمہ حنفیہ اگرچہ  
 اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ  
 میں مع نظر مذکور گزرتہ ہیں یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام میں ہے کہ حضور اقدس  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ستر ائمہ دینیہ طبر کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا ہے  
 اس شخص کی شیعہ تقویۃ الایمان اگر دہش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکا  
 نہ کرنا وخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی  
 پیغمبر یا بھوت کے مکاتون کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت  
 پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ اولیٰ اس تعظیم سے اللہ  
 خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری  
 کوشش یہ ہیں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی شرک کہنے سے بچھوڑے تھ ہزار تھ  
 بروے بیدیان (کفر یہ ۴۱ تا ۴۶) تفسیر عزیز می بارہ عم شاہ  
 عبدالغفر حبیب مطبوعہ ممبئی ص ۱۴۰ بعضے ازاویا لکھتے ہیں کہ آگے جارحہ مکمل و ارشاد  
 بنی نوع خود گردا بندہ اند در بحالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق  
 آہنا بجهت کمال وسعت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت منکر دو ادویاں تحصیل  
 کمالات باطنی از آہنا بینا بندہ و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آہنا  
 می طلبند و می یابند و زبان حال آہنا در آن وقت ہم مترنم بانیمثال ستع  
 من آیم بجان گر تو آئی بہ تن بجز یہ عبارت سر یا بشارت اس شخص کے مذہب  
 سہ تن شہادت پر معاذ اللہ متر یا شرک جلی ہو لوٹ ہو او کیا کرام کا دنیا میں تصرف  
 بعد انتقال بھی اسکا تعلق باقی رہنا اور انکے علوم کی وسعت کہ او دھری بھی مستغرق ہیں

لکھنؤ  
 ۱۳۹۱ھ

بھی خبر کھین آویا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریون کو مناسب عالیہ تکمیل تک  
 پہنچانا حاجت مندوں کا اپنی حاجتیں اُنکی پاک روحوں سے طلب کرنا اور نکاح شکر فرما  
 نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں  
 الضاعفین ان ہوتا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہین کلام الملک  
 الکلام کفر یہ ۷ تا ۹۴ تھے اثنا عشر یہ حضرت ممدوح ۳۹ و ۳۹  
 حضرت امیر و وزیر طائفہ اور تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان فی پرستند  
 و امور مکتوبیہ را بایشان وابستہ میدانند و فائزہ و درود و صدقات و نذر بنام  
 ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ میں معاملہ است و ابی  
 صاحبویہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں ہر ایک و معانی میں پختہ کا شاہ صاحب کو کچھ  
 کہنے بڑے شرک پسند شرک و دست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کار و  
 عالم کو دامن محبت حضرت کو شکلاشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ  
 مانتے اور پیروں کی طرح اُن کی پرستش اور اُن کے اور تمام اولیا کے نام کی مذمت  
 جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ الخین بلا و نہیں سنا  
 اب تعجب نہیں کہ رافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے  
 تقویۃ الایمان ص پنجم خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے تئوں کو اللہ کے بر نہیں  
 جانتے تھے بلکہ وسیع کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور اُن کو اس کے مقابل کی قضا  
 ثابت نہیں کرتے تھے گریہ ہی بیکار نا اور مقین ہانسی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو بیاد  
 و سفارشی چھٹا ہی اور نکافر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو ہم  
 کا بندہ و مخلوق ہی سمجھو سو اب وہاں ور وہ شرک میں برابر ہی یا پھر جو فیصل شرک فی العباد

لہذا یہ تین شرک



کفریہ ۵۱ تا ۵۲

برائی کے بیان میں لکھا ملا پیر پرست اپنی تین کھلو انا محض بیجا ہو اور نہایت بڑائی  
 (کفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب متنبہ فی سلاسل اولیاء اللہ  
 سے ظاہر کہ وہ خود اور ان کے بارگاہ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ ناد علیا منظر العجاہ  
 تجدد عونا ملک فی التواہب پزل ہم ذمہ سنبلی ببولاتیک یا علی یا علی یا علی  
 کی سندیں لیتے اجازتیں دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سودہ خوار  
 و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنہیں پکار غفیلین اچھے میں ہیں جب توا و غفیلین نہا کر گیا توا و غفیلین  
 مصائب آفات میں اپنا مد و کار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہو اکی سوتا  
 سے یا علی یا علی یا علی یا علی احمد مدان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استاذوں نے  
 تو شرک پانی سر سے نیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں  
 علی کے پکار نیک حکم ایک شرک اور جنہیں مصیبتوں میں مد و کار ماننا و شرک یا علی یا علی  
 کے لئے باندھ دینا تین شرک جسے نفس میں جانفرا کلام کی غفیلین یعنی ہر فقیر کے سر  
 انھار الا فہ من لیم صلواتہ الی سہل و حیاتہ الموت فی بیان  
 سماء الارضات و انوار الانبیاء فی حل نداء یکرہ رسول اللہ والہ  
 والعلی لنا علی المصطفیٰ بدافع البلاء و غیر مطالعہ کے (کفریہ ۵۱ تا ۵۲)  
 تمام خاندان دہلی کے آقا نے نعمت خداوند دولت مرجع منتہی و نفع و بجا و ہمد و توجہ و جاب  
 شیخ محمد و صاحب کے مکتوب با مطبوعہ کھنوا بلد دوم مکتوب تسلیم خواہ محمد شرف درویش  
 رابطہ انوشہ ہونکہ کہ بجدی استیلا یافتہ کہ در صلوات ترا سجد و خود میدان وحی بند و اگر فرض علی  
 منتفی ہو مگر و محبت اطوار الہند دولت منتہاے طالب از ہزاران یکے را گرد ہند صائین  
 معاملہ مستغنام المناسبتہ ست بخیل کہ باندک صحبت شیخ مقتدہ اسیر کمالات اورا

کفریہ ۵۱ تا ۵۲

جذب نماید رابطہ اچراغی کنند کہ اوسچہ والیہ ست نہ مسجد اچراغیپ و ساجدرا  
 نفی کنند ظہور انقیاد دولت سعادتمندان را میسرست تا در جمیع احوال صاحب رابطہ  
 متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در مذہب جامعہ بید دولت کہ خود را  
 مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زندہ بیا  
 بختین بدل شرک بین ہر ایک اگلہ بائون سے ہزار ہزار سن کامریہ نے لکھا کہ  
 قصور شیخ اسقدر غالب ہو کہ نماز دن بین اوسکو اپنا مسجد جانتا ہو صورت شیخ ہی  
 کو مسجد نظر آتا ہو جناب شیخ محمد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمند و کمولتی ہو طایفہ  
 حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال بین  
 شیخ کو اپنا متوسط جانو و شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقتیں یہ کیطیفہ متوجہ ہو بین  
 شرک آب یاد کرا پنا دہ کفری بول کہ نمازین پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لیجا نا چہین و چنان ہے اور توجہ شرک ناظرین آپنے جا کہ  
 وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب محمد و صاحب بید دولت و تباہ کار بتا ہو بین ان  
 دیہ ہی بید دولت ہو صراطِ مستقیم بین کہتا ہو صراطِ از جملہ اشغال مبتدعہ شغل  
 برزخ ست امتیاز صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے غلہ  
 اس سہ میں ایک نفیس سادہ سوالیاقوۃ الواسطۃ فی قلب عقد الربطۃ  
 لکھا وہیں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالرحیم شاہ خیر  
 کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علماء عظام کے تہیل رشادات سے اس شغل کا جو نہ  
 نہایت کیا اس ہیئت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی اتویہ پیر ہیں جناب شیخ  
 عبدو تبار و مخزن تبار (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موضوع اکملہ و سب

۴۴۹ مخدوم احادیث نبوی علم مصدر الصلاة والسلام در باب جواز اشارت بسبایح  
 بسیار وارد شده اند و بعضی از روایات فقہیہ خفیه نیز در بیاب آورده ۴۴۹ و غیر  
 ظاهر مذہب سنت و آنچه امام محمد شیبانی گفته کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم یبشیر و یضغ کما یضغ النبی علیہ علی الصلاة والسلام ثم قال ہذا قولی و قول  
 ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نو اورست نہ روایات اصول و فی الجیظ مختلف  
 المتنازع فیہ منہم من قال لا یبشیر و منہم من قال یبشیر و قد قبل سنتہ و قبل مستحب الصحیح حرام  
 ہر گاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کرامت اشارت فتو  
 دادہ باشند مطلقاً ان را نمیرسد کہ بمقتضای احادیث عمل نمودہ جرات در اشارت بنمایم  
 ترکب لیلین امر از حنفیہ یا علمائے جہتدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید  
 یا انکار و کہ اینہا بمقتضای آرا خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند و ہر دو شق فاسدست  
 تجویز نہ کند آنرا اگر سقیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب اعدم اشارت سنت پس عدم اشارت  
 سنت علمائے ماتقدم شدہ ۴۵۰ احادیث را این اکابر بشیر از مامی شتاقند البتہ  
 وجہ موجہ داشتہ باشند و ترک عمل بمقتضای احادیث علی صاحبہا الصلاة والسلام ۴۵۰  
 اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گویم ترجیح عدم جواز سنت  
 لخصاب ذلحضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آنکھوں سے جالے ہٹا کر یہ وہوم  
 و حامی عبارت زمین اور اسکے تیور و کجین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہو کہ  
 در بارہ اشارت احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت آئی ہیں اور وہ  
 حدیثین معروفہ و مشہور ہیں ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارت کا ذکر نہیں  
 ہمارے علمائے سنت عدم اشارت ہے ہمارے فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہم اپنی سنت

مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک و تقیید کی کو کچھ کمپیوٹر کے مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اس سے بغض مہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہو جائز و استغباب و سنیت ائثارہ کے بھی قائل ہوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود حنفی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ائثارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ازاںجا کہ یہ روایت تواور کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتویٰ پر لحاظ ہوگا صرف اس لیے کہ ظاہر الروایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرتجہ اور اس کے خلاف صحیحہ مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقیید کا کہیں سے بھی لگا رہا آپ شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیں کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بقابلہ مذہب حادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقطہ سنا تا ہی عقوبت

الامیان ص ۲۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھ کر حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ص ۲۳ اس زمانہ میں دین کی باتیں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کوئی پہلوئی سمون کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو اونھوں نے اپنے ذہن کی نیزی سے نکالیں سند پکڑتے

۱۰۰۔ رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑا  
 ۱۰۱۔ اس پر حکم خرافاتین کہتے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط  
 غلط سمون کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے  
 تنویر الحسینین لبت شرعی کیفیت بخوار التزام تقلید شخص مع مکن الرجوع  
 الی الروایات المتفقہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفرض الدالہ علی خلاف  
 قول الامام المتقلد فان لم ترک قول امام فقیہ شایع من الشریک ترجمہ میں کیسے جانوں  
 کہ ایک شخص کی تقلید کو یہ رہنا کیونکر حلال ہو گا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر  
 صریح حدیثیں پاسکے اپنی بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا پہل ہے تو تو پر  
 العینین ابتاع شخص معین بحیث یتسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ  
 والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصاریۃ وخطا من الشریک والعجب من القدم  
 لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما حق ہذا الایۃ فی جوابہم  
 وکیف خاف ما اشروکتہ ولا تخافون انکم اشروکتہ باللہ تعالیٰ ایک امام  
 کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف حدیث و کتاب سے دلیل  
 ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرا فی ہونی کا میل ہوا و شرک  
 میں کا حاصلہ و تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے  
 و ایک سو ڈرتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر  
 ڈروں اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اور تم کو  
 اللہ کا شریک ٹھہرایا افسوس حضرت شیخ محمد و صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ  
 میں ایسے فرزند و لبند سعادتمند پیدا ہوئے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالآ

طابق حکم سے اصل ایمان میں خلل بتائینگے معاذ اللہ کا فرض شرک نصرانی بنائینگے شاہ  
 ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہو نہاں سیت  
 اوٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری و پیری امتدادی درکنار عیاذا باللہ کفر و شرک سے قریب  
 ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمان کی جڑ کاٹینگے ازماست کہ براست اللہ تعالیٰ کو گواہ  
 مچھلی سے بچاتے ع بدنام کنندہ نکلوانے چندے زنان بار و گرماں زبیر پلار  
 طفلی کہ نہ تاج زبیر غرض کہان تک گینے اندیا و مسلمان و ملکہ و صحابہ و ائمہ و مسائر  
 مسلمان تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینے پہنچے تھے خاندان دہلی ایک  
 ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بڑا صاحب امی ہولی کی پکا پکایون میں رنگا ہوا حضرت  
 واپس سے استغفار کہ اینو امام کا ساتھ دیکر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جانا  
 شیخ محمد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک مان لو گے یا کچا ایمان دھرم کا خیال کرے اس صوفی  
 امام کو گمراہ بدین و مکر سیدیں مورد لزوم ہزاران کفر جانو گے میں عبث تشبیق کرنا ہوا  
 بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر و رہ  
 شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اوٹکا ملح انکا عقیدہ  
 اوٹکا مرد اوٹکا مقلد و نحین ائمہ سمجھے پیشوا ماننے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم  
 کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہو کہ شخص مشرکین کو ایسا سمجھو خود کا فوہا مشن شخص پر کفر  
 ہر طرح لازم را کہ کر دیکر بیافندیہ اوسکی جزا ہو کہ مسلمان کو محض جو صیاحی ناروا بات بتا  
 پر مشرک کہا تھا ہے دیدی کہ خون ناخنی پر دانی شیخ راہ چند ان امان مذاکرات شب اکبر  
 کفر بہ ۱۵ تا ۱۶ ص ۱۵۱ مستقیم ص ۱۵۱ ائمہ ابیطریق و اکابر انیفریق در زمرہ ملکہ  
 بد بارت الامر کر تیز ایسور از جانب ملا و اعلیٰ طہم شدہ در اہر اے آن میگویند معدودند

۱۵ تا ۱۶ ص ۱۵۱

پس احوال این کرام بر احوال ملکہ عظام قیاس باید کرد <sup>۱۶</sup> قطبیت و غوثیت و ابدیت  
و غیر ہماہمہ از عہد کرامت ہمد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان است <sup>۱۷</sup>  
سلطنت سلاطین و امارت امیرت ایشان را دخلی است کہ بر سیاہین عالم ملکوت  
حقنی نیست <sup>۱۸</sup> ارباب این متاع صبر رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و  
شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والا بصار را میرسد کہ نامی کلیات را بسوخت  
نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ گویند کہ از خوشن تا فرش سلطنت است <sup>۱۹</sup>  
در مقام بعضی خلیفہ اند میباشند خلیفہ اند آنکس است کہ برائے الضام جمع مہا اورا  
مقرر کردہ مانند نائب سازند <sup>۲۰</sup> اورا در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سایہ گفت  
تر بیت خود آوردہ جاریہ نذیر کونین و تشریحی خود میسازد ان پانچ شرکت مین  
صاف صاف نظر میکن ہین کہ ملکہ و اولیا کار و بار عالم کے در بر ہین اولیا عالم کے کام ہی  
کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کئی دیا جاتا ہو تمام کام اونکے ہاتھ سے  
انظرم پاتے ہین بادشاہ ہون کے بادشاہ بنے امیرون کو امیری پائین ہون علی  
ہمت کو دخل ہے اک تقویۃ الایمان کی سینہ او کی ایک عبارت شروع کفریہ <sup>۲۱</sup>  
میں حسن چکے بعض اور لیجے <sup>۲۲</sup> اند صاحب کیکو عالم مین تصرف کر چکی قدرت  
نہین دی <sup>۲۳</sup> جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہین <sup>۲۴</sup> کسی مین نہ بفعل  
اونکو دخل ہو نہ او کی طاقت رکھتے ہین <sup>۲۵</sup> جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف  
کرے اور اپنا وکیل بھیج کر اوسکو مانے سوا و سپر شرک ثابت ہوتا ہو گو کہ اسکو برابر  
نہ سمجھ اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے <sup>۲۶</sup> کفریہ <sup>۲۷</sup> <sup>۲۸</sup> <sup>۲۹</sup> <sup>۳۰</sup> <sup>۳۱</sup> <sup>۳۲</sup> <sup>۳۳</sup> <sup>۳۴</sup> <sup>۳۵</sup> <sup>۳۶</sup> <sup>۳۷</sup> <sup>۳۸</sup> <sup>۳۹</sup> <sup>۴۰</sup> <sup>۴۱</sup> <sup>۴۲</sup> <sup>۴۳</sup> <sup>۴۴</sup> <sup>۴۵</sup> <sup>۴۶</sup> <sup>۴۷</sup> <sup>۴۸</sup> <sup>۴۹</sup> <sup>۵۰</sup> <sup>۵۱</sup> <sup>۵۲</sup> <sup>۵۳</sup> <sup>۵۴</sup> <sup>۵۵</sup> <sup>۵۶</sup> <sup>۵۷</sup> <sup>۵۸</sup> <sup>۵۹</sup> <sup>۶۰</sup> <sup>۶۱</sup> <sup>۶۲</sup> <sup>۶۳</sup> <sup>۶۴</sup> <sup>۶۵</sup> <sup>۶۶</sup> <sup>۶۷</sup> <sup>۶۸</sup> <sup>۶۹</sup> <sup>۷۰</sup> <sup>۷۱</sup> <sup>۷۲</sup> <sup>۷۳</sup> <sup>۷۴</sup> <sup>۷۵</sup> <sup>۷۶</sup> <sup>۷۷</sup> <sup>۷۸</sup> <sup>۷۹</sup> <sup>۸۰</sup> <sup>۸۱</sup> <sup>۸۲</sup> <sup>۸۳</sup> <sup>۸۴</sup> <sup>۸۵</sup> <sup>۸۶</sup> <sup>۸۷</sup> <sup>۸۸</sup> <sup>۸۹</sup> <sup>۹۰</sup> <sup>۹۱</sup> <sup>۹۲</sup> <sup>۹۳</sup> <sup>۹۴</sup> <sup>۹۵</sup> <sup>۹۶</sup> <sup>۹۷</sup> <sup>۹۸</sup> <sup>۹۹</sup> <sup>۱۰۰</sup>  
صلوات و ینجالت اطلاع بر اکنہ افلاک و سیر بعضی مقامات زمین کہ در و درازا جا

و ہو و بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد و مگر آنکه  
 حالات سموات و ملاقات ارواح و ملکات و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق مقام  
 و دریافت ملکات آنجا و انکشاف امری از لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم است الی قیوم  
 و در سیر و در مختار است بالا عرش نماید یا زیر آن و در موضع آسمان نماید یا بتفایع زمین  
 ص ۱۱۱ برای کشف قبور سبوح قدوس رب العالمین و الروح مقرر است ص ۱۱۲  
 ارواح و ملکات و مقامات آنها و سیر ملکات زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر یوسف  
 محفوظ تغفل و در کند و با سنگانت همان تغفل هر مقامی که از زمین و آسمان و جنت و نار  
 خواهد متوجه شد بسیر مقام احوال بخا و یافت کند و اهل مقام ملاقات سازد و انهم ص ۱۱۳  
 برای کشف و قانع آمده اکابر این طریق متعدد و نوشته اند و قد افترضا با وجود جنت  
 عند اسکال النفس قوی التاثير صاحب کشف صحیح باشد ص ۱۱۴ این بریر کو لکھا کشف معلوم  
 حکمت انجا میداند سات شریکات بین صاف صاف کشف کی صحت کا اقرا و مجھی  
 ایسا که اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کی آسمانوں کے  
 مکانات اور ملاکہ دار و اح اور اون کے مقامات اور جنت و نار اور قبر و کج اندر کا حال  
 اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں اون کی رسائی ہوتی  
 حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنی خواہش سے زمین و آسمان میں جہان کا  
 حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حامل کرنے کے طریقہ خود ہی اس شخص نے  
 بتائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائیں گے یہ کشف یا اختیار یا خدا تعالیٰ کی تقوینہ الایمان  
 کی پونجیہ ص ۱۱۵ جو کچھ کہ اسکال پندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت  
 میں سوائے حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا حال نہ ان کو نہیں



سب بند ہوئے ہوں یا چھوٹے کیا ان خبر ہیں اور نادان صفت وہ جو کہ  
 اللہ کی شان ہو اور اوہین کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا اوہین اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاو  
 مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں  
 تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جائے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا  
 رسول کو کیا خبر ہے اللہ و ان تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ  
 ختم کے قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین ملکوں میں  
 عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پیر جی کو وہ  
 طریقہ معلوم تھے کہ یوں کر تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ صحت کے لئے  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک کہ اس آسمان کے تارے تو درکنار کیا  
 دخل کہ ایک پیر کے پتے جان لین اگر کوئی اوہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی  
 گنتی جانتے ہیں تو اس خواہش اللہ کی شان میں ملاو یا دلائل و دلائل کو وہ وسعت تھی  
 یہاں اگر خدا کی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیر کے پتے جانے پر رگہ حق فرمایا اللہ عزوجل نے  
 ما قدرتہ واللہ حق قدرتہ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی بقولہ الباقی ۵۱  
 شرک سب عبادت کا نور کھو دینا ہو کشف کا دعویٰ کر نیوالے اوہین داخل ہیں جیسے  
 یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعویٰ کر کے شرک میں دھوکہ  
 کذب العذاب و لعذاب لا خیر الا لکلوکانا یعلیہ (کفر یہ ۶۹) یہ نبوت کفر  
 امام الطائفتہ تھا اتباع و اذتاب کہ اس کے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام مشوا  
 مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکہ محفوظ رہ سکتی ہیں شہر فقہ اکبر ۱: مجمع الفسوف  
 سب من حکم بکلمۃ الکفر و ضحک بخیر کفر اولیٰ حکم بہ نہ کہ قبل القوم ذلک کفر و الخ شر حمہ

لا یستطیع  
 ان یشہد

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوستہ (یعنی راضی ہو اور اسکا رکن کرے) دونوں کافر ہو جائیں  
 اور اگر کوئی واحد کلمہ کفر بولے اور لوگ اسے قبول کرین تو سب کافر ہوں **اعلام**  
 میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول **مسئلہ ۳۱** من لفظ بلفظ  
 الکفر کفر الی قولہ) و کذا کل من شتمک حلیہ واستحسنہ اور ضعی یہ کفر ترجمہ جو کفر کا لفظ  
 بولے کافر ہوا اسبطرح جو اسپر نسبت یا اسے اچھا سمجھے یا اسپر راضی ہو کافر ہو جائے  
**بحر الرائق ج ۵** **مسئلہ ۳۲** احسن کلام ال لا یوراقا ل معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کل من  
 ذلک کفر امن ل فاعل کفر احسن ترجمہ جو بد مذہب ہو کج کلام کو اچھا جائیگا کہے یعنی پڑے  
 کلام کو قوی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس فاعل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتائیگا الا کافر ہو گیا۔  
 (کفر یہ ۱۰) ان صاحبو کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ حسن مسلمان کو کسی امام کا منتقلہ  
 پائین بید ہڑک او سے مشرک بنائیں کچھ ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ صحیحہ  
 اپنے حکم کفر عام ہو نیکی بس ہو طرفہ یہ کہ فریق ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا طراد ہو  
 صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت  
 حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ایما امی قال اللہیہ کافر فقہار  
 بہا احد بہا ان کان کما قال والارحمت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان تو  
 میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ صحیح کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے  
 والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث  
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من وعار جلا با کفر او قال عدو امرو  
 لیس کذلک لا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت  
 ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیث فقہ مزید شرح طریقہ جو یہ مبطوعہ ۱۲۷۶

ترجمہ

۱۲۶۰ ۱۲۷۰ کذک یا مشرک و نحوہ ترجمہ اسبطر کسی کو مشرک یا اسکی مثل  
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا بین کہتا ہوں یہ معنی  
خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **توقیۃ الایمان** ۷۴ مشرک ہیں  
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا  
خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹنا ہے تو مشرک  
تو کہیں بدتر ہو مشرک **الدرر اللعائنہ اسمعیل النابلسی پھر جزء رقم ۲ ج ۲ ص ۱۵۷ و ۱۵۸**  
مسلم کا فرقان الفقیہ ابو بکر اکثس قبول کفر و قال غیرہ من مشایخ بلخ لا کفر و انفق ہذا  
المسئلۃ بخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ کفر فرج الجواب لی بلخ انہ کفر من افتری بخلاف قول  
الفقیہ ابی بکر رجح الی قولہ اھ مختصاً ترجمہ جو کہی مان کو کافر کہے امام ابو بکر عمنش فرماتے ہو  
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر ہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا  
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف قوی  
دینے تھے اور بخون نے بھی اسبطر رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص ۱۲ رجح الکمال لی  
فتوای ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی قوی کی طرف پٹ گئے اور فرمایا  
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہو گیا **ج ۲ ص ۱۵۷** و نیز ہے بر جندی شرح فتا  
مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۱۵۷ و ۱۵۸ سے حدیثہ ص ۱۵۷ و ۱۵۸ احکام حاشیہ و نیز ترجمہ  
المفتیین ج ۱ کتاب التیخر فی فیصل لفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲ ص ۱۵۷ و ۱۵۸ فتا حاشیہ  
سے نیز ترجمہ ج ۳ ص ۳۳ و المختار مطبع مقبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر الفائق وغیرہ اختصار  
للفتنی فی جنس فی المسائل ان لقال کل من بل ہذا المتفالات ان ان ارادہ شتم ولا یقصد کافراً  
کیفر ان ل یقصد کافراً فخطیئہ ہذا بنا علی اعتقادہ انہ کافر ترجمہ شتم مسأل میں فتویٰ

مختار یہ ہو کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شتم ہی کا ارادہ کرے اور نہ  
کافر بنانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اس کا کافر سمجھنا ہو اس بنیادیوں کہا  
تو کافر ہو جائیگا در مختار ص ۱۲۸ شرح و ہدایہ سے بکفر ان اعتقاد مسلم کافر بقیۃ  
ترجمہ مسلمان کہ کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتویٰ ہے جامع الرمز طبع مکتبہ ۱۲۷۲ھ  
ج ۲ ص ۱۵۱ المختار لہ لائقہ الخطاب کافر کفر ترجمہ مختار یہ ہو کہ اسے اپنے مذہب میں کافر بنا کر کہا  
تو کافر ہو گیا مجمع الاثر طبع استنبول ۱۲۷۱ھ لہ لائقہ الخطاب کافر کفر ترجمہ ابن عقید  
میں ایسا سمجھا کہ کافر ہے اس مذہب مختار و اخو لائقہ الفتویٰ و مفتی یہ پر بھی اس طائفہ لائقہ  
پر مرقہ کفر لازم کہ وہ قطعا یقینا اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ  
اونکی کتب مذہب میں صافہ مصرح ہو تو باتفاق مذاہب کورہ فقہاء کرام انجیل کفر فرماتے ہیں

۱۰ ضلوعی  
۱۱ علی بن ابی طالب  
۱۲ شرفی  
۱۳ ابان توتوب  
۱۴ ابن تینانیف  
۱۵ جلالی فی فہرست  
۱۶ جلالی ص ۱۲

۱۰ ضلوعی  
۱۱ علی بن ابی طالب  
۱۲ شرفی  
۱۳ ابان توتوب  
۱۴ ابن تینانیف  
۱۵ جلالی فی فہرست  
۱۶ جلالی ص ۱۲  
۱۷ جلالی ص ۱۲  
۱۸ جلالی ص ۱۲  
۱۹ جلالی ص ۱۲  
۲۰ جلالی ص ۱۲  
۲۱ جلالی ص ۱۲  
۲۲ جلالی ص ۱۲  
۲۳ جلالی ص ۱۲  
۲۴ جلالی ص ۱۲  
۲۵ جلالی ص ۱۲  
۲۶ جلالی ص ۱۲  
۲۷ جلالی ص ۱۲  
۲۸ جلالی ص ۱۲  
۲۹ جلالی ص ۱۲  
۳۰ جلالی ص ۱۲  
۳۱ جلالی ص ۱۲  
۳۲ جلالی ص ۱۲  
۳۳ جلالی ص ۱۲  
۳۴ جلالی ص ۱۲  
۳۵ جلالی ص ۱۲  
۳۶ جلالی ص ۱۲  
۳۷ جلالی ص ۱۲  
۳۸ جلالی ص ۱۲  
۳۹ جلالی ص ۱۲  
۴۰ جلالی ص ۱۲  
۴۱ جلالی ص ۱۲  
۴۲ جلالی ص ۱۲  
۴۳ جلالی ص ۱۲  
۴۴ جلالی ص ۱۲  
۴۵ جلالی ص ۱۲  
۴۶ جلالی ص ۱۲  
۴۷ جلالی ص ۱۲  
۴۸ جلالی ص ۱۲  
۴۹ جلالی ص ۱۲  
۵۰ جلالی ص ۱۲  
۵۱ جلالی ص ۱۲  
۵۲ جلالی ص ۱۲  
۵۳ جلالی ص ۱۲  
۵۴ جلالی ص ۱۲  
۵۵ جلالی ص ۱۲  
۵۶ جلالی ص ۱۲  
۵۷ جلالی ص ۱۲  
۵۸ جلالی ص ۱۲  
۵۹ جلالی ص ۱۲  
۶۰ جلالی ص ۱۲  
۶۱ جلالی ص ۱۲  
۶۲ جلالی ص ۱۲  
۶۳ جلالی ص ۱۲  
۶۴ جلالی ص ۱۲  
۶۵ جلالی ص ۱۲  
۶۶ جلالی ص ۱۲  
۶۷ جلالی ص ۱۲  
۶۸ جلالی ص ۱۲  
۶۹ جلالی ص ۱۲  
۷۰ جلالی ص ۱۲  
۷۱ جلالی ص ۱۲  
۷۲ جلالی ص ۱۲  
۷۳ جلالی ص ۱۲  
۷۴ جلالی ص ۱۲  
۷۵ جلالی ص ۱۲  
۷۶ جلالی ص ۱۲  
۷۷ جلالی ص ۱۲  
۷۸ جلالی ص ۱۲  
۷۹ جلالی ص ۱۲  
۸۰ جلالی ص ۱۲  
۸۱ جلالی ص ۱۲  
۸۲ جلالی ص ۱۲  
۸۳ جلالی ص ۱۲  
۸۴ جلالی ص ۱۲  
۸۵ جلالی ص ۱۲  
۸۶ جلالی ص ۱۲  
۸۷ جلالی ص ۱۲  
۸۸ جلالی ص ۱۲  
۸۹ جلالی ص ۱۲  
۹۰ جلالی ص ۱۲  
۹۱ جلالی ص ۱۲  
۹۲ جلالی ص ۱۲  
۹۳ جلالی ص ۱۲  
۹۴ جلالی ص ۱۲  
۹۵ جلالی ص ۱۲  
۹۶ جلالی ص ۱۲  
۹۷ جلالی ص ۱۲  
۹۸ جلالی ص ۱۲  
۹۹ جلالی ص ۱۲  
۱۰۰ جلالی ص ۱۲

کذا لا العذاب وللعذاب اخيرة اسبر لو كانوا يعلمون ۰  
 تزییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اسکے امام کے کفری اقوال دراپر  
 کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار بظاہر شرک کفر یا  
 کتب پہنچا اور حقیقتہً دیکھیے تو بشمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفر و ن کے کلمات  
 ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیر ہے۔ یوین کفریہ ۲۹ و ۲۳ بھی جمع کفریات کثیرہ یہ شکر کیا ایمان  
 جس ایک کو چاہیے شکر کر دکھائیے تو اب ان کفریات کو خواہ شکر کہیے خواہ منکر شکر  
 کفریات پڑھائیے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ان عمر بھی ہی کیا یا نپاڑھا کھاسا یہ مین گنویا تھا  
 شقین پڑھی تھیں جہاتیں بڑھی تھیں ایک ایک تول میں ہزار ہزار کفریہ بولنا  
 وہ ان کیا بات تھی یہاں تھلہستی عاب رب براپیوون وواہاتے ریگ ستر و ن کے  
 قبیل سے ہے لہذا اسطر سے عطف عنان کیجیے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک و لٹا کر  
 بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سار فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و  
 لاحقہ کا ایک کفریہ جامعہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھیں کفر کہنا فہما واجب ہے واضح ہو کہ وہ  
 منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں بن عبد الوہاب نکاحا اول تھا اس کے کتاب التوحید  
 لکھی جس میں اپنے فرقہ ہمیشہ کے سوا تمام اہل اسلام کو حکم کھلا مشرک بنایا اور حرمین میں  
 اللہ شرفاؤ کر گیا پھر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و نہی و شرارت ظلم و  
 وفارت کا اوٹھانہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہوا اسکا حال کتاب  
 مستطاب سیف الجبار کے مٹا کئے کھلنا ہو یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے  
 جنہوں نے شیبہ پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی السین علیہ السلام علی کرم اللہ تعالیٰ  
 وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد القہار کی ذوالفقار کافر شکار سے دارالبور کا ستارہ

سنہ و لا یموت کفریہ جامعہ قدیمہ

جنگی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک شططع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ  
 ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھا بیٹھا نکلا کہ اونکا بچھلا طائفہ دجال الحین کے ساتھ نکلیگا تمہو  
 اس وعدہ صاف کہ یہ قوم مخصوص ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع  
 میں اسے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجد یہ مشہور ہوئے بنکا پیشوا شیخ بنجر ہی تھا  
 اوسیکانزہب یہاں اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویت الایمان  
 کہ حقیقۃ تقویت الایمان ہوان دیار میں پھیلایا اور لیاظ سلم اول ولایہ ونظر معلوم  
 ثانی اسمعیلیہ لکھ پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دینا میں  
 موجود مسلمین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر والمختار جمہور مشرک و کفر و انصاف  
 بنینا سلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمستان ہذا اخیر شرط فی مستحق الخوارج بل ہیون  
 لمن خرجوا علی سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والافیکفی فیہم اعتقاد ہم کفر من خروج علیہ  
 کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب لہ دین خروج اس نجد و قلعہ اعلیٰ الریحین کا فو  
 یتخلون مذہب لہما لکہ لکنہم اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرک  
 واستباحوا ذلک قتل علی السنۃ و قتل علماہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم و خرب لاؤہم  
 و ظفر ہم عساکر المسلمین عام ثلثین و اربعین و الف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاص  
 ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنہوں نے ہمارے آقا صلی علیہ وسلم اللہ تعالیٰ وجہہ التکریم  
 پر خروج کیا تھا خارجی ہوئی کو اتنا کافی ہے کہ جنہر خروج کریں انہیں اپنے عقیدہ پر  
 میں کافر جاتین جیسا ہمارے زانیہیں عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہو جنہوں نے کچھ  
 کلچر دین نہیں پر ظلاً قبضہ کیا اپنے آپکو جنلی بناتے تھے مگر انکا مذہب یہ کہ صرف



سنی و اہل بیت علیہ السلام اور اسکے امام تاجدار پرچہ: قطعاً یقیناً اجائزاً و جود کثیر و کفر  
 لازم اور بلاشبہ جاسیر فقہائے کرام و اصحاب قنوسے اکابر و اعلام کی نشریات و اصرار  
 پر یہ سب سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات و گنہگاروں سے باقی  
 توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام  
 احتیاط میں انکار سے کف لسان یا خود مختار و مرضی و مناسبہ اللہ سبحانہ تعالیٰ علم  
 و علم جل مجدہ اتم و احکم الحکمہ اللہ کہ یہ اجمالی اجلائی جواب باصوب غرہ جلالی آخرہ  
 روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرستہ خاتم اور لحاظ تاریخ الکوکبۃ  
 الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب بیہ نام ہوا نسال اللہ تعالیٰ  
 ان یرعینا علی الایمان و استتہ و یختم لنا علی دینہ الحق یطہر الملتہ و یرخلنا بجاہ حبیبہ  
 اکرم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم فرادیس الجنۃ و جملی اللہ تعالیٰ علی سیدہ و مولانا محمد  
 سیدنا سیدنا الجنۃ و علی آلہ و صحبہ ائمہ و جنۃ اہل بیت و آلہ محمد و آلہ رب العلمین  
 عیدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ بنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم





## فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامہ سلین ہمارے دین پر اظہارِ سبب کہ  
 مذہب و مابہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اسکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجب  
 و قائل ثانیاً کبرے و مابہ پر عرض ہے و خوف خدا اگر دیکھو کیسے کو امام بناؤ  
 ہو آنحضرتؐ کی رائے میں کس مصلحت میں کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو  
 دم کے دم میں سویرا ہے ہر روز حشر شروع ہو چھوٹا صبح معلومت ہو کہ باکہ تبتہ  
 عشق در شب و بجز بخت سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں بچتا  
 انما اعطاکم بواحد الاک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام حمیت  
 جاہلیت سے جدا ہو کر مدنی الساس تحریر پر نظر کیجئے سب کتابوں کے نشان  
 صفحات بتا دیئے ہیں جن میں مشہور و تطبیق کر لیجئے پھر اگر نگاہ انصاف میں  
 مختارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کہ  
 وضالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے  
 تو کیوں بیچ و تاب ہو تمہیں گو وہ میں میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترسنا  
 آدمی ہنکر اور کی سنی اپنی کبھی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ  
 ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلو  
 یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے مجید و ردی میں ان عدل میں تم کھاتے  
 اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السبیل القریب و ما توفیقی  
 الا باللہ علیہ تکل و الیہ و انیب ۱۲ سل السیوف  
 اھندیہ علی کفیات بابا التجاریر للعلامة المصنف مدظلہ العالی

بسم الله تعالى اس لئے اپنا نظریں کو اس امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی نہ رہی  
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اس کی کتابوں میں صفحہ کے نشانوں سے  
جہات میں نکال دیا پھر اس سے ہی نشان سے کتب ائمہ و علمائین اور انکی نسبت حکم کفر و کفر  
دیکھا کہ وہ کتب میں جیسے تھے ان کے احوال کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں ان میں  
پھر شریف صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ختمہ علیہ  
فتاویٰ فاضل خان بزرگ الرافعی شہابہ والنظار جامع الرموز بر حنیفہ شرح نقایہ  
مجمع الانہر شرح وہابیہ رد المحتار شرح الدرر والغریز للعلامة محمد بن اسماعیل بن النعمان تفتہ مدنیہ  
شرح طریقیہ حمید للعلامة عبد الناصر بن اسماعیل بن ابراہیم بن حنیفہ ابو الیثبت فتاویٰ ذخیرہ الامم بن  
محمود فتاویٰ خلاصہ فتاویٰ بزازیہ فتاویٰ تارخانیہ مجمع الفتاویٰ معجم علامہ طبرسی  
فصول علی حراتہ المقتنیہ جامع الفصولین جو اہل خلافت کی مکملہ لسان الحکام الاعلام تقوایع الاسماء  
للایام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاضی  
نیر الریض للعلامة الشہنا الخجندی شرح المہذب للعلامة الزقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامة الفارسی شرح  
العبد للتحقیق فی الشافعی الدرر السنیہ للعلامة السیوطی شرح حواشی احمد بن حنبل و حواشی المالکی الشافعی الدرر السنی  
للشہادہ ولی العبد الدہلوی تحفہ اثنا عشر شہادہ عبد الغفر حبیب الدہلوی تفسیر عزیزیہ حبیب الدہلوی  
موضح القرآن عبد القادر حبیب الدہلوی برادشاہ حبیب الدہلوی یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور  
دوسرے کتب کے لکھنے اور نیز امین دیکھی احیاء العلوم امام حماد الاسلام خزانہ فی شرح غفرانی  
ومیزان البشر الکبریٰ و عبد الوہاب شافعی و مکتوباتنا شیخ عبد الفتاح و حواشی علی لغة الانبیاء سلسلہ الیاریہ و  
دی حواشی ہاں تک کہ تمام شرح و تراجم تصنیف و تصنیف جو اہل خلافت و اہل سنیہ تصنیف و تصنیف

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِمْ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اَمْوَالًا كَثِيْرًا

الحمد رسالہ مبارکہ سال تسبیح و التہذیب سے اوامام باطلہ بعض  
حضرات نجریہ کے دفع و ذلیل و رد و باوی اسماعیل و حامیان اسماعیل  
کی تجہیل و تحقیر میں یہ رسالہ مسماۃً بنام تاریخی



تصنیف لطیف حامی سنن اچھی فتنہ وہ شکن نبوی فکرمولانا  
قاضی عافط محمد عبد الوحید صاحب خفی فردوسی عظیم آبادی  
تنظیم سال التحفۃ الخفیفۃ سلسلہ عن شہر الاحادی

مطابع دارالجمعیۃ و واقعہ شہری طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوئینۃ الشہداء علیہ علی کفریات الی الی الوابیۃ الصلاۃ والسلام  
 علی من علنا سلسل السیوف الہندیۃ علی کفریات یا یا التجدیدہ عکوات اللہ تعالی  
 وسلامہ علی العیب وآلہ وصحبہ وجزیۃ المنین بنو الہدیین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت  
 وفارس الحق وحقین محمد عبد الوجید خفی فردوسی رعوبہ غلام صدیق وقادہ اند شکر کل قتال  
 وزندیق وفسقاہ حریق الحق الحق بقبول اصحاب الصدق والصدقین نے رسالہ مبارکہ  
 سلسل السیوف الہندیۃ علی کفریات یا یا التجدیہ میر - تالیف الطیف  
 حضرت عالم الہدایت فاضل سلوی دام ظلہم العالی ۲۰ ماہ مبارکہ محرم الحرام  
 ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ جبریں سید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب  
 جج حیدر آباد و صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب کاپنوری ناظم  
 ندوہ و مولوی سلیمان صاحب پھلوری جان و جانان ندوہ کی خدمت میں  
 حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو شکر ہو کر واپس فرمایا اور پچھلے صاحب کے بیان بھی دل میں جناب  
 صدر صاحب کے کچھ جواب عطا فرمایا مگر حیدر آباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ  
 درسن دوم مدرسہ جبریں میں اون کے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی  
 صاحب نے لکھا وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب ہانی

سل السیوف کا بال بیکانہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر اقرار اور اپنے کمالات عالیہ کا  
 اظہار فرمایا عالم آشکارا ہر ذی عقل اور نے ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر  
 براہ انصاف صاف کہہ بیگا کہ حضرت نہ عجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال خود  
 اپنا لکھا سمجھنا حال رسالے میں جس قدر عبارات ائمہ کرام و علامتہ اعلام سے استناد و  
 اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ ائمہ  
 کو خود مکرر اس کتاب لیا اور ان کے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام میں جلوہ دیا۔  
 طرح طرح سے حضرت عجیب در ان کے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو  
 جا بجا توجیہ القول بالالایرضی بہ قائمہ جا بجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہیں صرف  
 اتنی ہی جواب پر فتناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی اپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود زنی  
 اسمعیل پر سے الزام کو پہل و کذب کہی کی تجویز نکالی بانویاتون میں نبی صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کو دشنام خنجر دینی جائز ٹھہرائی ناز و غیرہ عبارات کو حرام مانا تنزیہ الہی  
 کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول  
 حقانہ دینیہ میں ناقص و ناقص قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کر لیا صلا  
 شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا کہ لزم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمعیل  
 بین تکفیر میں کا وہ جو شش بڑھا کہ تہارون میں پر بلا وجہ حکم کفر خبر اختہ صوفیہ کرام کو کافر  
 ٹھہرایا صلا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حدیہ کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی  
 انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دین ٹھان لی جس بل مرہ سارا غصہ تنہا  
 اسمعیل پر لزم کفر آنا اور کا تو خود صریح اقرار جلیل گرجب غصہ کے سیل میں دریائے  
 تکفیر پاؤں پر آیا تو نہ آپ بچے نہ اسمعیل غرض انواع و اقسام کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

ان تمام امور کا  
 بیان مختصر  
 جواب میں لا  
 سند  
 ان کے  
 میں کہ پورے  
 صاحب نے اپنی  
 وہ دینی میں  
 فرماؤ خدا ہی  
 تا سمیت خدا ہی  
 شیطنت  
 اپنی زبان میں  
 میں



غرایہ ہوا اور اسکی تفسیر کبھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہ ہوتی البتہ علم قدیم بارہوی  
 کی نسبت اختیار ہو سکی تھا کہ اس کے کلام میں صراحت ہوئی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ  
 نہ تھا اسبطح رسول دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ان لازم سے جہاں  
 جہاں کفر ثابت کرنا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو  
 حالانکہ قناعہ کہ سب باری پر یقین متحقق ہیں صرف قناعہ بالذات اور بالغیر میں اختلاف  
 جو کہی دلیل سے مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا ان یا م دوسرا ہے کہ قناعہ بالذات مرجح اور  
 اقوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلئے اس میں انکار اجازت نہیں ہوا اور  
 سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہو جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصنیف  
 میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا اور نہ نفوذ بالحدیث کفر جملہ بزرگان دین لازم آسکتی ہے  
 ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے رسول چارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس کلام میں بھی کفر  
 حق تعالیٰ کے سیکھ مجھو نہ جا تو یہ سے نہیں کہ جنت و نار و ملک کہ کتب سنائی اور نبی علیہ السلام  
 کو ملت انو نفوذ بالحدیث ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لازم  
 نکال لیے جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ حوام کا انجام نے خدا سے تعالیٰ کو  
 چھوڑ کر دوسرے کو اپنا پورا حاجت روا بنالیا ہے ایسے محل پر اللہ کسی نے کچھ بھیج دیا  
 کیونکہ کافر ہو گیا ان کیسکے ذمہ کفر ہے نہ نیا مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم میں قائل  
 کچھ کہتا ہے اور آپ کو کافر بنانے کے واسطے دوسری تقریر کرتے ہیں ورا  
 خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر اشعار سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس کلام کی  
 سند میں کتب تصوف منقولہ لفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی  
 نیت میں اگر نفوذ بالحدیث تحقیق شان رسالت آپ صلعم منظر ہے تو بیشک کفر اور

لے آؤ  
 دیکھو  
 دیکھو

اور صرف نماز تصور میں کا فرق بنانا مقصود ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ  
 علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین محبوب الٰہ علیہ السلام ہیں اور ان کا تصور بوجہ کمالات عظیم و کرم  
 کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو گا تو کفر نہیں  
 ہو سکتا اور زوال ہفتہ میں وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین میں ہو ہے کہ وہ  
 اختلاف اس کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ  
 رکھا اس میں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں ہے ایسے  
 لزوم سے معذور یا سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی  
 جو غیرینہم التزام کفر ہے یہی چاہیے کہ نفس لائق پر نظر کیا جائے اور اپنی  
 قلبی خواہش و سبب شتم سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو مطلق صاف ہے  
 صرف اولے و عدم اولے غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہے  
 جس کی وجہ باہمی تفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تشریح سے کمال  
 غصہ غضب نمایاں ہے شاید بوجہ کمال حرم و تقویٰ ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں  
 ورنہ مومن لسان نہیں ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف میں غضب کی وقت فیصلہ کرنی ہے  
 منع فرمایا ہو کیونکہ انصاف کی امید نہیں ہوتی میں نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر  
 عبارت میں عرض کیے ہیں کہ آپ کو تنبیہ کروں کہ عام علماء و فضلا ہندوستان کے شہید  
 دہلوی کے کفر نہیں مگر بعض علماء جن کو بطور ورثہ کے تکفیر و خیرہ ملی ہے وہ مجبور و  
 معذور ہیں وہ ان کے سب و شتم کو مثل رافضی کے داخل دین اسلام سمجھتے ہیں عجب  
 عجیب تاویلات و تفسیلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جس کو کوئی عالم  
 ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا مجھ کو اب رسالہ فرمائیے کی ضرورت نہیں



ہاں اس جالک و سہیں جزو میں مفصل عرض کر سکتا ہوں بشرطیکہ کوئی تسلیم کرے  
 اور جب کہ اعجاب کل ذمی رائے برائیس زمانہ میں شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت  
 کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے ہاں اگر صرف قرآن  
 شریف و احادیث صحیحہ سے کسی کا کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چاہیہ جو لوگ  
 مشائخ میں دعویٰ الوہیت کرتے ہیں اور خدا اور بندہ میں صرف اعتباری فرق  
 بتلاتے ہیں اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 تعالیٰ عنہ کو پکارتے ہیں اور غسل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہیں اور مسیح  
 کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہیں اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بلکہ رب ہونا  
 فرض و رسال میں ایک بار فاختہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام  
 شریعت کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور طفولیات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا  
 اور کاذبین و مذہب ہو ایسے لوگوں کو بھی خدا را ہمائش کیجیے اور ان کو اس چال سے  
 نکالیں نہ یہ کہ تسبیح تکفیر و روزبان کیجاوے و اعلمنا الا البلاغ

محمد عبید اللہ

# جواب ابن تحریب فقیہ غفرلہ الو باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحوکما ونصلاً علی رسولہ الکریم

مکرمی ————— فقیہ محمد عبد اوحید عفی عنہ۔ بعد از یہ مسنونہ ملتزم  
 نامہ نامی بہ نام فقیہ تشریف لایا یا ممنون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما  
 یہ مستبعد تھا۔ کلام علامہ کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرا بعید نہیں کہ ساتھ ہی  
 فرمایا کہ محکو جواب رسال فرمایا کی ضرورت نہیں پھر تاکید الکھا امید کرتا ہوں کہ آپ  
 اسکے جواب کی مذکورہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف آجائے  
 کل ذی راستے ہر ایک کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا بخنی  
 اول تو وہ شبہات خود ہی تو ہی البطلان جنہیں ہر عقل بہ گناہ اولین صد بارہ کر سکے  
 پھر جناب کا اوصاف و ثوق و اعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب کما را بخا  
 کہ حدیث ابن الدین النصح کل مسلم ارشاد ہو فقیہ حنفی حرف مختصر ہر ایت ایماں کشف  
 شبہات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور کما العصب  
 واقضاف سے محفوظ و حسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ تعالیٰ  
 الحق و یھدک المسابیل گزارش اول سب میں پہلے ہی عرض کافی جو  
 تمام شبہات جناب کے از الو کو کافی سکرمی خدا را ذرا نگاہ انصاف۔ ساری تحریر  
 شریف کا مہنی بھی سرے سے یاد رہا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سئل السبوت ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سنکر انکار بالغیب قرایا یا ملازمان  
 سامی کو کوئی خواب ہو یا حسب زعم انھیں دیکھی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا  
 ورنہ یہ تو آپ کی شان علم سے منقطع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اسکا مطلب  
 اوسکی تفسیر بحالت قاہرہ کے خلاف ٹھہر گیا تھا تو اسکا مستہ ملازمان سامی بجا بٹ  
 سلب میں تمیز نہ پاتے یا بزور زبان وزور بہتان بان کو نہ اور نہ کو مان بٹا کر  
 انصاف پر سوال میں تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک الہیہ اور وحی پیشوا پر  
 حکم کفر لازم ہے یا نہیں آغاز جواب میں تھا جو جو کثیرہ لازم ختم جواب میں تھا بالجسم  
 اس گروہ پر ہزاروں وجہ کفر لازم اور آخر میں تنبیہ نبیہ تو حاصل اسی فقرہ کے  
 لیے تھی کہ اگرچہ ہم بغیر فقہاء کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علمائے کرام ہی تحقیق فرما  
 رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے احوال کا کلیہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو  
 کافران لینا اور بات ہم احتیاط برتنیکے سکوت کرینگے الی آخر وہ با اینہدہ فقریات  
 واضعہ آپ کی تحریر سترتا پا کفر کفر کفر کفر پکار رہی ہے کفر یہ لکے کے متعلق کہتی ہے  
 لزوم کفر نہیں التزام کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں ووم  
 کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضا مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا سوم  
 میں سبب کفر نہیں ایضا تکفیر ملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم میں کفر ثابت نہیں  
 ایضا لزوم کفر ثابت نہیں تہذا ایضا وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضا ان کفر تھوپ دینا  
 مستحسن و مستحسن پنجم میں قائل کو کافر بنانیکے واسطے ششم میں کفر نہیں ہو سکتا  
 ہفتم میں لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں آخر میں ملا ہندوستان کے دہلوی کے کفر  
 نہیں ایضا مگر بعض علماء بطور رد کے تکفیر فی باب ایضا وہ تاویلات کے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضا تسبیح تکفیر و رد زبان غرض جناب کی اس دوغی تحریر کفر  
 سے آغاز تسبیح کفر و رد خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر ہنہین  
 کافر نہ ہو لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ یعنی مذاہب و کتبہ تماشائے تبرہ تصور  
 ممکنہ مارے کی توبہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی  
 ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر ہنہین ملتے ہیں اس شخص کی تکفیر ہنہین کرتے پھر  
 اپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم قبیح  
 جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس وجہ سے مگر آپ کو ہر جگہ کفر کفر  
 کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بکرم لیو احی بعضہم و امواتی  
 باطنی کا فساد و انقیاد فرمائیے تو ایک ہی گزارش کی ساری گزارش پر و اموات  
 علیہم کی سچی برائش و مگر کئی جا بجا تکفیر تکفیر پر کبھ بے پھرے اور لزوم  
 کفر سے کفر ملنے پر بطرح کبھ بے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعد از انما  
 ہو۔ ایضا لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضا  
 ایسے لزوم سے سب پر کفر عام ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر می جناب  
 نے شدت غیظ میں یہ جبروتی حکم تو گنا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر  
 کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہو ہزار ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائم  
 کلمات کفر و حکم کفر فرماتے ہیں حاتمہ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ اعتقاد  
 تفرقہ و انکار کفار۔ بے محققین سنگین اسی پر جلد تم فقیر اسپر کثرت نصوح جلیہ  
 ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہو سر دست فراج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور  
 نسیم الیاض کی ٹھنڈی ہو آپیش کر تپے امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تفریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح  
 نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما من ابشت لوصف ونفی الصفة (وہم المغتزلہ)  
 فمن قال (من الائمة) بالمال لما یؤدیہ الیہ قوله کفرہم وکانہم رای المغتزلہ حمرا  
 (عند الکفر لہم) با دے الیہ قولہم ومن لم یأخذہم بال قولہم لہم الکفار ہم فیلے  
 ہرین المآخذین اختلاف الناس (من علماء الملة والائمة) فی الکفار الی التاویل  
 والصواب (عند المحققین) ترک کفر لہم اہ مختصراً دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم  
 کی بنیاد پر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول ائمہ کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے  
 مگر تفسیر معارف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا  
 مطلب کیا دخول پایگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام را حضرت مصنف  
 دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشارہ فرمادیا تھا کفریات سب اہل  
 پر ہر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جیسے جناب براہ خوشن فہمی حضرت  
 مصنف کے احکام سمجھے صدر جو ائمہ ارشاد فرمایا تھا حسب تفسیر کلمات جاہیر فقہائے  
 کرام آپ حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر جواب فرمایا کہ بحسب  
 جاہیر فقہاء کو کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذعان الیہ  
 کے سوا اسے اسی بیان کے لیے حاصل ایک تینہ نمبر ارشاد فرمائی اور اسکا اثر و  
 انہیں انہوں نے سے کیا یہ حکم غلط متعلق کلمات سبھی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسک  
 محقق تھا بیان فرمادیا کہ لزوم والزام میں فرق ہے ہم احتیاطاً برتنے کے محتاج ہیں  
 نے تکفیر سے سکون پسند کیا ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب  
 ایسے صاف استفادہ جہین ہر ذی فہم بچہ سمجھے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ان بطور جمعہ فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کہ بہت ائمہ اعلیٰ کم لزوم پر  
 بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتیاط تخصیص الزام دہنوں کے  
 ایک بھی مضم جناب میں نہ آیا اوہ تو احکام فقہاء کو حکم مختار حنفیہ جاکر لیتا  
 حاکمہ کفر نکلتا شروع کیا اوہ فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین مانکر جاتا  
 علیہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدا را  
 انصاف یہ کیا دین و دیانت ہو ایک سال پندرہ چھین و چنان کے چپا نیسکوالا کھون  
 ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا و جرات ہو نہ ظاہر  
 کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہو گا مگر کافر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظم  
 فرمایا حدیث شریف میں جب اللہ تعالیٰ بھیجے و یقیم کرمی جواب تو جواب و سائل فکر  
 نفس علیٰ میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہائے کفر کے نزدیک پیر حکم کفر لازم ہو  
 یا نہیں اور مطالبہ دل تو اس فقیر نے تمہیدی میں نہایت روشن روش  
 گزارش کر دیا تھا بلکہ اس سالہ مبارکہ طبیب کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا  
 تھا کہ ندویوں و نیرپوں نے جو علماء اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہو  
 اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سچا سبوح سے وہ صاحب کا  
 تصریح نہیں کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علماء کرام اسماعیل دہلوی کو  
 بھی کافر نہیں کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اس سے بہت بلکے ہیں و نکے نہیں  
 اس قیمت ماحونہ کی کیا گنجائش تمہید و کنار خود اول صفحہ لوح پر ہی مضمون  
 موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکا مقصود ان کہیے کہ الفاظ کو  
 بہتلق آواز و مخلص تقارن ہوا دہلوی بچارے کی قیمت میں اگر خدا ہی نے کفر لکھ دیا جو باوجود

صریح نفی و انکار ہست اوسکے متقیدین کے سرچڑھ کر بولی رہا ہے تو جناب  
 من یہ اوسکا بد آپکا لکھا ہوا اس میں قصور کیا ہے جس عجمی تراویذ میں اپنے در آوند  
 و بیت گز ارشش سو ہم اگرچہ دو گز ارشش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر  
 سامی کے جواب میں شافی و وافی مگر شاید جناب کو شکایت رہ جائے کہ ہمارے  
 تفصیلی غدر نہ ملے بہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اہزار بار دہلوی  
 کو ٹھنڈا کر دیا جائے و بالمد التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و احمقراض  
 سل السیوف کی طرف اشارہ ضرور لہذا اوسے جیف اسے سیف سے تعبیر منظور  
 جیف غیب دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر تیجیہ یا اسد  
 صاحب ہی کی شان ہو سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ اسد تعالیٰ کو اختیار  
 ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اوسے افضل  
 علم غیب حاصل نہیں یہاں صراحتہ اسد تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا فقہ لکم  
 اگر آیت لیعلم اسد اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اس قدر چڑھتی اقول  
 اس آیہ کریمہ اور اسکو نظائر کی تفسیر میں حضرت حبیب مظلہ العالی کا مکتوب  
 اول کے مجموعہ فتاویٰ العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کے مجلد ششم  
 میں مذکور ہیں کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علامتے سلف و خلف و توفیق  
 معانی و توضیح مبانی بر وجہ حسن دستور و وفات زبان عربی میں ہے کہ سائل  
 فاضل نے زبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے میں  
 و قہقہہ نہیں تا بتاریخی چہ رسد مگر میں تو اس جوش حمیت کا قائل ہوں کہ اپنے  
 امام الطائفہ پر سے الزام اٹھائیں کہ معاذ اللہ اسد عزوجل کا مکتوب جہل ثابت کرنے پر

مستند ہو گئے اور وہ بھی کاسے سے خود اویس کے کلام کریم سے امام الطائفہ کی بات  
 بن جائے اگرچہ رب الغزۃ جلیل تھیرے خواہ قرآن مجید باطل و لاحول ولا قوۃ الا باللہ  
 علیہ السلام اور دکنوار شاہ ہونا تو ملازمان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود  
 ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجود کثیرہ  
 علامہ ارشاد فرماتین امام الطائفہ کے کلام کو اُن سے کیا علاقہ علم سے علم اولیاد  
 ہوا یا اعلام متغیر کر دینا یا رویت یا جزا یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک  
 من الوجود المذکورۃ فی کلام ہم کلام امام الطائفہ میں انکی کیا گنجائش صراحتہ  
 یہاں علم غیب میں کلام اور غیر کلام کی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اسکی  
 تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم معین حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہو جب علم  
 کو تاویل کر کے کسی اور معنی پر لجا بیٹے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھائیے تو اس کلام کا  
 حاصل اس معنی سے مجازی یا مفید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص  
 ہوگی یہ حقیقی مطلق کی یہ صراحتہ توجیہ القول بالایرنے بہ قائم ہو یہ بھی جب کہ نہیں کسی  
 تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر متحمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اُن سے  
 انکار کر دینی بقدر معنی بننا نہ بننا تو دوسرا درجہ ہو کہ کلام البتہ علم قدیم باری تعالیٰ  
 اختیار کی طرست ہوئی تو حکم کفر کا چند ان مضائقہ نہ تھا اقول ادنا کیا باری  
 تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کی نزدیک علم باری قدیم  
 ہوا ہو جو حادث ہو وہ ہرگز اس کا علم نہیں ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کہ امیہ دان  
 تھائیے گمانیں یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرمادیجیے کہ باری  
 عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایمان عزیز ہو تو قدیم ہی کہو گا



پھر اس علم غیب ہی کو اس سزا اختیار ہی کہا جس کے قدیم ماننے سے انکو بھی پکارہ نہیں  
 اثنو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ مائے دہلوی کو کافر کہنا چند ان مضائقہ نہیں  
 رکھتا۔ ایشیہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہیں قدیم اور اعتباری  
 یعنی چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہیں صادر بالایجاب ٹھہراتے ہیں جو مخلوق  
 بالاختیار جانتے ہیں حادثات اتنے ہیں زیادہ دسترس نہ تھی تو سل لسیوف  
 ہی میں عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور  
 حادث ہوگا حقیقہ بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردا بندہ شود  
 پس منجز تکذیب نفی نکر دو سلب قرآن مجید ممکن ست سیف یہاں  
 صاف اقرار کر دیا کہ المدعو جل کی بات واقع بین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں  
 حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات  
 جھوٹی کر دی تو تکذیب کہاں سے آئیگی قولکم اسمین بھی وقوع کذب ثابت  
 نہیں ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو قول اولایہاں یہ اعتراض کتب  
 کہ سمجھنے نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا  
 کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام  
 پر کذب جائز مانے کافر ہوا تا م تقریب دیکھیے کہ انبیاء کا کذب جائز ماننے والا  
 کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب  
 سے اعتراض جا بجا اسکی صریح تصریح اور آپ جو آئین فرماتے ہیں وقوع کذب ثابت  
 نہیں اب یہ تو کیا کہوں کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی  
 بھی لیاقت نہیں ان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین جو کہ خدا کا کذب

لکھنؤ دوم

واقعہ مانے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جاننے سے امامت  
 طائفہ میں بٹا نہیں لگتا سرکار ملاحظہ توفرائین علماء نے کذب انبیاء جائز ہی ماننے  
 پر بالاتفاق کافر کہا ہے اگر شریعت نجد یہ میں انصاف مرتبہ انبیاء سے کم ہے کہ ایک  
 کذب جائز ماننے پر حکم کفر و کفر امامت میں بھی خلل نہیں آتا ان میں عرض کروں  
 انبیاء کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہو گا مگر دین و ہدایت میں انہیں کی فہم خدا سے  
 زیادہ ہو کہ اس پر سے رفع الزام کو خدا کا چہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہوتا ہے  
 وانا الیہ رجعون ثانیاً غنیمت ہو کہ یہاں لزوم کفر تو سکر رفتے بھی مان لیا۔  
 کہ ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مدظلہ کا اسقدر مقصود ہے  
 کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی لزوم کفر کو ہلکا جانا کفر لزوم  
 سے امامت میں بھی فرق نہ ماننا یہ آپ کے ایمان کی نشانی ہو ولاحول ولا قواۃ الا باللہ  
 العلیٰ العظیم قولکم ائمناء کذب پر فریقین متفق ہیں اقول سبحان السبح تنزیہ  
 وچہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے قولکم یہ خلاف اصول فلسفی برہنہ ہو  
 اس لیے آئیں انکار جابر نہیں اقول این گل دیگر شگفت مگر می آدمی جب باطل کی  
 اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبوراً باطیل میں گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تنہا  
 باطلات ہی سے ممکن و دوسرے الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے ولہر لہو دھریے  
 یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الہی جل و علا کی کیسے جڑ کاٹ گئے شریعت محمدی علیہ  
 صاحبہا افضل الصلاۃ والصلیۃ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اسے مقاصد ایمان یعنی  
 مسائل الہی میں ناقص و ناکافی کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے  
 نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناخن کسی ذلت کسی خوارگی کو ذلت

باری تعالیٰ عزوجل پر حال نہیں بتاتی نہ انکے ممکنہ پر اصل کچھ انکار فرماتی ہو  
کہ آپ کے زعم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی  
نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ذرا تو بہ کیجیے تو بہ قیامت قریب ہے  
اسمعیل کی حمایت میں اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتھام آپ کی  
کیجیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام جلا ارشاد ہو اگر (ا) کہے دو خدا ہزار خدا (ا) کہے  
خدا ممکن ہیں (س) کہے اللہ عزوجل کامر جانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہو ممکن  
(ع) بندوں سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (ی) اسے سولی دیکر مارنا ممکن  
(ل) اوسے آگ میں جلا کر رکھ دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مؤثر  
ہیں یا کافر شریعت محمد یہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہیں بنیوا تو جبر و  
انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ و فور علم  
وقت پیش آئیگی شاید برسوں اخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا سبحان السبوح استغاث  
کیجیے وہ ارشاد فرمادیکر کیا یہ سب مسائل کیونکر اجابہ ہیں داخل و شرع مطہر ہیں  
کس کس طرح آپ پر قیامت لائل حقیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی  
سیف یہ صراحت اپنی پر وغیرہ کو نبی بنا کر ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی  
دنیا میں ہم کلامی کا مدعی کافر ہو۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر ہو لکھم  
حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہو گا ہو کلام حقیقی  
میشو و آپ کہتے ہیں الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہو یا تبدیلی ایسی شرح مخالف  
اگر طاعت روا ہو تو نہ کسی جنون کا ہڈیاں جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا خدا لان کفر  
اور اس بڑے بول کو کہ حق جمل و علا دست راست ایشان بہ ست

میں کلام حقیقی

قدرت خاص گرفتہ جو پیر بھی کمی اعلیٰ فضیلت و اخصیلت کے بیان کو لکھا سنگیری  
 بمعنی مرد سے کیا علامت جو ہر کلمہ کو کوٹھوا حاصل کیا آپ ایماننا کہہ سکتے ہیں کہ اعیان  
 کا مفاد یہی دستگیری اور او ہے یا بتا سکتے ہیں کہ صبح سے شام تک رب العزت اپنے  
 بندوں کی کروڑوں امور میں دستگیری فرماتا ہو مسلمان اسے یوں تعبیر کرتے ہوئے  
 پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہو اور اسکے بعد معنی حقیقی  
 چھوڑ کر مجازی کی طرف کچھ بھی دہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ دیکھ کر  
 اس کے خلاف پر قرینہ واضح قائم اور بزرگ زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی  
 زبان زریون کی ذہن دہری کو سل السیوف صلا میں خود عبارت تقویۃ الایمان  
 لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ تفسیر فائدہ ہر جگہ ملحوظ ہو کہ اکثر حرکات مذہبی کا  
 جواب شافی ہے تو کلمہ جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف میں لکھا ہے **اقوال الایمان**  
 معتمدین کی نصایف معتمد محفوظہ متواترہ میں ان لفظوں کی تفسیر دیکھائیے کہ گات کلام  
 حقیقی ہم بیشوہ مانیں کیا اصحاب حال کے شطیات یا ارباب کمال کے خاص مصلک  
 سخنان عالی نظائر تشابہات و استاویز جواز کفریات ہیں کہ جو شخص متا شخص جو کچھ  
 چاہے بکے اور بزرگوں کے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہیں مثالاً  
 اسمعیل ان باتوں کا قائل ہی نہیں تقویۃ الایمان صلا وغیرہ کی تصریحات پر خاک ڈالے  
 تو خود اسی کتاب میں مستقیم کے بیان میں صلا از عمدہ فغان راہ حق لحدان معونی  
 شعار از کہ از فحالت شرع پاک نمیکند لکہ التزام از طریق خود میدانند و اشتغال  
 قبیحہ مبتدعہ شرک امیر تعلیم و تعلم بیامند و کلام الحاد را در مروج افشا میکنند حسب  
 افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل است و ایک بند و کبر اتق تعزیر

اور انگریز کینڈو اگر عاجز از امضائے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بدست  
 نیز نشو دو ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہتہ ایشان را از قبایح انکار و  
 المدافہہ جن سے بچنا جنہیں محل را خدایا و شرک لائق قتل و سزائے اہل انجیل  
 بین او سے اور اسکے پیروں کی داخل کیا چاہتے ہیں یہ کیا دوستی ہو مہند اور سی  
 کے ویساچہ بین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیروں کو محض کے جاہلانہ کلمات  
 عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے دیکھو مثلاً تو اسکے کلام کو صوفیانہ چیتا  
 ٹھہرا جس طرح کم و زبردستی ہو عبارات مذکورہ بین مبتدعین کی صورت دیکھنی اون کے  
 بات کی نیکی شامت اوسنے بدست نیز ار رہنے کی ہریت لکھی ہو یہ ندوۃ محمدیہ سے  
 کئی چینی ہو اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہیں تو اسکے قبیح و بطلان پر اگر شہید  
 پیشوا کی شہادت مبارک را بعداً آپ خود انہیں ہدایت بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں  
 ابھی ارشاد ہو گا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو محکوم انکار نہیں چنانچہ  
 جو مشائخ عوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ میں فرق اعتباری بتا رہے  
 خامساً تفسیر عنہ زی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتوں کا کیا جواب  
 ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علما کرام اسماعیل دہلوی پر کفر کے احکام و حکم  
 وغیرہ زائل حیف اللہ کے سوا کیسے نہ ان سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہو کر رہنا  
 کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء کے ساتھ کفر کا حکم ہوا تو حکم اوسکے یہ معنی ہیں کہ بجز حق تعالیٰ  
 کیسے معبود نہ جانو یہ معنی نہیں کہ انبیاء کو متانوا قول اللہ اللہ حبیب اللہ  
 یحییٰ و یحییٰ جو اسکے خاص لفظ ہیں یعنی ماننے کا انکار و انکار کیجیاد اپنی طرف سے  
 نہی کر دیتے متانوا یعنی نہ ماننے ماننے مانو تو صراحتہ اوسکے کلام میں موجود ہیں انکار

ایسا ہی ہو کہ کہیے اسمعیل دنیا میں پیدا ہی نہو آسمان کے معنی جو دنیان اسمکا  
 مطالبہ ہو کہ یہ کہاں کی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کس طبقہ اسفل اس فیکچر  
 کے تحت اسمعیل ہوا اور آپ سمجھے اردو میں تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی  
 و عرفی موضوع المستعمل فیہ وہ ہیں جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یوں منع  
 تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مزہ ملعون جنہی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں کہ  
 کہہ سکتا ہو میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی غلطی غلطی تارک الولی اور اسمعیل نسبت  
 ان امور کا خود آپ کو اقرار حضرت محیب مظاہر العالی نے ایسی ہی ہوا جس کے رد کو خود  
 اسمعیل کی گواہی و سبکی تقویۃ الایمان ص ۵۷ سے دلا دی تھی گردش عصمت کچھ  
 دیکھ کر بھی دے قو لکم بطور لزوم نکال لے اقول اتنا ہی طلب تھا کہ اسپر لزوم  
 کفر ہا سکے آپ دوبارہ مقرر ہوئے قو لکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا  
 پورا حاجت روا بنا لیا ہو ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا اقول اولاً یوں کہ  
 اوسنے انبیاء کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا بمعنی مستقر  
 متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر واجبہ ظالمین کا محض فترائے بے بنیاد و موعود  
 جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرائے ان ماننا ضرور تھا اوس سے منع کیا او یہی  
 ہوا مثال شاہ بابہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑاؤ سے اسمعیل کو بنی کریم بلکہ  
 زائد اور اسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہو ایسے محل پر کوئی آؤ کافر ملعون  
 بمعنی غلطی غلطی تارک الولی لکھے تو آپ کو کیوں برا لگے حیث بعض دلیا کو بے قو  
 انبیاء حقیقی احکام شریعت و عصمت ملنا اور نکاح و جہ احکام شرعیہ میں تقلید انبیاء  
 نے نیاز اور انبیاء کا ہم ہوتا ہوا سیف یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیا صاحب

اسمعیل

شریعت فقہ کلم قائل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے  
 اقول قصور معاف یہاں کچھ نہ بنی نرمی اور ان گھائی پر ثانی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ  
 ذرا اس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوئی مگر می آپ کے یہاں تو حمایت اہل بیت میں صریح تحریف  
 و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہاں ملاوٹ  
 سامی کیوں ننگ رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی ننگ لے میں ولایت کا  
 و غلط کہنا اور عصمت مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیوں کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے  
 چھٹی ہوئی فقہ کلم اس کلام کی سند میں سب کتب تصوف متھوال لفظ میں اقول اولاً  
 اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیکھیے ورنہ آیہ قرآنیہ میں علیہ السلام اللہ بنین کے حکم سے  
 خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب حوارف المعارف رسالہ تشریح  
 تعرف تنویر وغیرہ آپ سب کے مدعی ہیں تو ان کتب معتمدہ مستندہ اولیہ میں ضرور  
 ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے میں محل تنزل میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ملاوٹ  
 سامی جو اپنی تنگ کی اُمتنگ میں بڑا بول بول گئے ہیں اوسے پر مطالبہ کیوں کریں  
 آپ کی تکلیف گھٹانے کو بریل تنزل کیوں اور وہ ثانیہ اوپر گزارش ہو چکا کہ وہ آپ  
 تصوف کا قائل نہیں ثالثاً آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو خیراً  
 بالمد کا فر جانتے ہیں پھر یہیوں کیا استناد راہبایہاں تو اس عذر کی گنجائش  
 ہی نہیں وہ صراحتاً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہے کہ مذانی کا ثناء  
 وحی و عصمت مرغیر انبیاء مخالف سنت است آپ تصوف لے و ڈرے جس کے  
 نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہیں خامسا شاہ جلیل العزیز صاحب  
 شہادہ ولی امہ صاحب نام قاضی عیاض کی عبارتوں کا کیا جواب ہوا حضرت

محیب مظلہ العالی کا مدعا تو ثابت رہا حقیقت شدید لعین لعین نماز میں تصور  
 اقدس حضور علیہ السلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف  
 یہ صرافہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محسوس گالی دینا ہے اور ان کی شان میں  
 اونی گستاخی کفر قہر لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیق منظور ہو تو کفر ہے  
 اور تصور میں کافریہ بتا تا ہے تو نہیں اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی ہے  
 سو ایک عرض کروں کہ علمداری اسلام اوٹھ جانے پر جبر و شکر ادا کیجیے اسماعیل کی قبر  
 گھر کے چرائے جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ اننا للہ اننا للہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسی پاک گالی سننیے اور نیت تحقیق  
 ڈھونڈ پھر یہ دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ توارثا دہو حیات  
 و شنام نہ بھی آگے تو تحقیق نہیں سو جتنی تو کب سو جھگی سو جھے تو جب کہ ولیم محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ عظمت ان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر عہد سخن  
 وقتے وہ نہ کہتے مکانے دار وہ ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اس وقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام  
 الطائفہ کا مقابلہ نہ ہوا اور جب اعظم معظمین نجد بیت حضرت اسماعیل دہوی پر آج آتی ہو  
 تو ان کے مقابل خدا کی تو لگی نہیں رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ میں ہیں ثانیاً اللہ  
 انصاف اللہ انصاف برائے کی بات نہیں مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر  
 کوئی بے ہندیب شخص سر بازار مثلاً... کو گرہے کا بچہ کتے کا پلا سور کا جنا کہ ہر  
 پکارے تو وہ ان ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیق  
 منظور ہو یا نہیں سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسماعیل علیہ علیہ کی ٹھیکر ٹھیکر



ملاحظہ کریں کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہاں گنجائش رکھتا ہے جہاں نفس لفظ دونوں  
 پہلو تحقیق و عدم تحقیق کے رکھتا ہے جو جب لفظ صریح تحقیق کا ہے جس میں دوسرے پہلو کا احتمال  
 ہی نہیں تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیق نہ ہونا یعنی چھٹ خلو ہم کہیں خدائے  
 قہار کی لعنت ادا نہ ملا عنہ پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
 ایذا دی اور ان شقیہا پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 مقابلہ کے بدگوشتی کی جانب داری کی اور آپ کہیں میں اللعنة اللہ علی  
 الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ و علی الفاجرین الغادرین الذین یارعون  
 جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ مجھے اجماع میں مثالاً فرق  
 تصور میں بتانا تو ہر مقصود کر گیا تو میں وہ تحقیق بھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو  
 جس کے لیے سوق کلام ہوا اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان  
 دی و دیگر ادا کیجیے تحقیق نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ اس شقی نے فرق کیا اور کس طرح بتایا  
 سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہوں کوئی اسمعیلی اسمعیل پرست ظالمو... پر  
 ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم میں عمل میں فضل میں کمال میں اس کے پاس گ  
 بھی نہیں اور اسے یوں تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑنتی بل ڈاگ نکلا اور... ابھی چند روز  
 کے پلے ہیں تو یہاں ہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیق منظور  
 ہو یا صرف تمیز میں کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلطی صرف اس قدر ہو کہ اگر کوئی خاص دن کی تحقیق کے  
 لیے سوق کلام کرے جس میں اگر کوئی مطلب ادا کرنا مقصود نہ ہو اور پھر وہ صراحتاً اور ابھی  
 کر دے کہ اس نے یہ کلام بنیت تحقیق کہا کہ جب صراحت الفاظ بھی کافی نہیں تو علم نیت قرا

قائل کیونکر متصور) اسوقت اسے تحقیق کہیں گے ورنہ ہزاروں گالیان ابد و سرور  
 کو دی کفر نہیں ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیق پر علم نہیں  
 اگر اس کا نام اسلام ہو تو ایسے منترج شیعہ قطع اسلام کو مسلمانوں کا سلام انا اللہ  
 انا الیہ رجعون۔ راجعاً اسکے بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیثہ سے  
 اسپر توجہ آخر لزوم کفر بروجہ قیام نہایت فرمایا اور اسکے قول غناد و فساد اور حضرت  
 شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑا ایسا سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا  
 اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپ کے اس فرق القویٰ بن کی حقیقت کھلتی اذنی  
 کہ اس تحریر میں ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بچھڑا دیکر اسخیل کا بول  
 کہ میں احقاق حق اصلاً منطوق نظر نہوا حقیقت نکلیگا و جال سو بھجیگا اسرے سے کو  
 پھر ایک باؤشام کی طرف سے سونہ رہیگا کوئی کہ اس کے لمہیں ذرہ بھرا یاں ہو  
 پیچہ خبر کے انوائیکے موافق ہو اسکیف یہ کلمہ کھلا اپنے اوپر تہمیر و دج کفر کا اقرار  
 کہ جب یہ وہی زمانہ ہو تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کا فریت پرست ہیں  
 جہنم یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ فرہو کہم ہفتم بین وہی اختلاف ہے  
 جو بعض متفقہ ٹکڑے ہو ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا  
 اس میں کفر لازم نہیں رہو تو لزوم ہو گا جو کفر نہیں اقول اللہ خدا کچھ ایمان دینا  
 سے بھی کام ہو یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ علوم ہو والا کیا آپ اپنا یا سچ  
 کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث کے آئندہ ٹکڑے انہیں کسی و علم نہیں دی عقل ہی نے کبھی خلا کیا  
 اور گزشتہ بتایا کسی بخون کو دم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے  
 گزشتہ ٹکڑے پر تمام روزین کے مسلمان یا خود ہی کھڑا بنوا لا کا فر ٹکڑے یا اختلاف پڑا

ہاں یہ تاقی السماء خدا کے بندین میں علما مختلف ہوئے عبد اللہ بن عباسؓ میں عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ وہ لوگ قویہ قیامت آئیں والا ہوئے عبد اللہ بن مسعود  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر میں گزر گیا ایمان کہنا  
 کیا اختلاف اسماعیلی کہ سب مان کا فر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہو کہ وہ لوگ  
 آگیا یا آئیں گا کیا کسی شخص میں علائکہ کا مسئلہ میں ماضی مستقبل کا اختلاف کہیں ہو  
 اگرچہ اس سے کسی قول پر کچھ فتنہ کسی قائل پر کچھ الزام صلاۃ اسکے دستاویز مطلق ہو  
 کہ اب جہاں چاہو ماضی مستقبل میں اختلاف کر دو کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ اس اختلاف  
 سے صراحتہ کفر لازم آئے اگر ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی مستقبل کے اختلاف کی  
 کوئی نظیر جو فی چاہیے را کفر اسلام اس سے کیا بحث انا اللہ وانا الیہ رجعون۔  
 سرکار کیا اس کا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہو کرتا ہو خدا کو ایک  
 کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہیں کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب  
 رخصت نہیں ع شرع بادت از خدا و از رسول پوچھنا یا مثلاً کوئی اسماعیلی کہے  
 ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب طر مینان غول روحنا  
 یہ سب قانع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبر میں دی تھیں سو بھی خبر کے فرمانیکے موافق  
 ہو اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین ہوا  
 ہو کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا امین کفر نہیں بلنبوا  
 توجروا انما لثا سرکار نے نہ سیدنا علیؑ یہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔  
 نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین  
 ٹھہرا دیا جب وہ ہو چلے تھی تو علیؑ یہ الصلاۃ والسلام کا نزول و س پہلے ہوا اور

خروج اوسے پہلے بھلا فرض کیا کہ وجاہانی ولایت ابن عبد الوہاب نجدی کہ  
کوٹھڑی سے یا ثانی نجدت اسمعيل و بلوی علیہ السلام کی عیسیٰ مسیح ابن مریم بنیادی  
کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ بنائے گا یوں بھی لزوم کفریت  
مفترتین ع قضاے نبشتہ بنیاد ستر و در را بجا تقویۃ الایمان صغیرہ کو ملاحظہ  
ہو اسے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص غیض سے جاتی ہے کہ دیتا بھر کے سنا  
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہاں لزوم کا کیا حاصل  
الزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جہلہ سلیک التزام حلایہ ہر۔ اب وہ  
احکام مبارک ہوں جو سبل السیو کے ملا سوسہ تک رشا ہوئے جنہاں  
اپنے اس خطائیں صلا نام کو بھی عرض کر سکے گویا اپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز  
دیکھا ہی نہیں لزوم ختم اپنے اچھے اٹھائے یعنی سب اوٹھالیے سب سہار گئے۔ ع  
آؤنک باد ہوں جہت مردانہ تو کذا و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم قلم ورنہ ایسے  
لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں اقول کہ یہاں  
اور عائد ہوگا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ان یہ تدو کا اعتقاد ہو کہ حنفی شافعی مالکی قنبلی  
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقاد سے کفر لازم ہے دیکھو سالہ اتفاق  
ور و اووم۔ گز ارشش جہاں ہم الحمد سرکار نے اپنے تفصیلی عذر و سکا حشر بھی  
دیکھ لیا اب صدر و ختام و مطاوی کلام میں ہر دراز اکتین اور باقی ہیں او کی بھی ناز  
بر داری کردن اور ملازمان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھوں و بالمد التوفیق قلم  
ایمان کا تعلق حسب طرح قلب ہو سکتا ہے اس طرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر  
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ اقول و لا کفر کا تعلق حسب طرح قلب سے

ملاحظہ فرمائیے  
تو اوسے پہلے  
بھلا فرض کیا کہ

اس طرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا  
 دشوار ہے آپ نے اسمعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہہ دینے کی جسارت  
 کی کیا آپ کو اس کے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اس نے کلمہ پڑھا اس سے اسلام  
 ثابت ہو تو ہم کہیں گے اس نے کفریات سیکھیں اس سے کفر لازم ہو گیا کلمہ پڑھ کر جتنی جانتی  
 ہے کہ جیسے چاہو کفریات کو کچھ پریشانی ہی نہیں ثابت ایک شخص نے اعتقاد  
 بلکہ براہ نہرل دستہ اسلام و رسول و قرآن پر قہقہے اڑائے اور دشمنین بنائے  
 کیا وہ کافر ہو گیا یا نہیں اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے  
 قل ابا لله وایتہ ورسولہ کنتہ متاھرون ۵ لا تعتذروا قد  
 کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے  
 یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو گئے مسلمان ہو کر اسکا نفیس بیان لکو کتبہ اللہ ہا بین  
 ملاحظہ ہوا اور اگر قرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیا ثابت ہو گیا ظاہر ہو کہ ہر  
 واستہزاکے لیے اعتقاد قلبی درکار نہیں مثلاً کوئی شخص براہ بخزیرہ... کو گدھا کہو  
 تو وہ ہرگز... کی آدمیت سے انکار قلبی نہیں رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے  
 اپنی آنکھوں سے مسلمان کہے ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے یا اینہہ مندرجہ  
 میں جا کر تو کوئی عیب نہ کرے حاجت کے وقت ہونے کی دعا پائی دے آمین کہے پڑھے  
 اے اے... مانگے آپ کے نزدیک اسکا کفر ثابت ہو گیا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور کو  
 اسلام ہی ثابت رہے گا یہ تقدیر اول بغیر دل کا حال جاننے آپ نے اس کے کفر پر  
 کیونکر حکم لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم فرماتے ہیں افلا شققت علی قلب جب وہ کلمہ پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا تو آپ کے طور پر حکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علی سلاطنا واستقبل قبلتنا واکمل ذبیحتنا فمکرم  
 لہ ذمۃ اللہ ذمۃ رسوا فلا تخفوا اللہ فی ذمۃ اکبر کہ اپنے آؤ سے کافر بنایا ایک مسلمان  
 کو کافر بنایا اور یہ حکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں ایما رجل قال لا خیمہ کافر فقد بارہا احدہما بر تقدیر ثانی جب امور زکوٰۃ کلمہ  
 خوانی وغیرہ کے ساتھ تینوں کو سجدہ اونگی دو ٹائی اونے استعانت سے ثبوت  
 اسلام میں خلل نہ ڈالنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا شیخ عجمہ التناور کہنے والے کہہ کر  
 مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبلہ کو نماز نہیں پڑھنے یا ہمارا  
 ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور صحیح مسلمین ہیں  
 میں انھیں کافر بنایا انھیں اور ابوہریرہ کو شرک میں برابر ٹھہرایا تو حکم حدیث کفر ہے  
 کافر ہو غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر تہلیل  
 جو چاہیے پسند فرمائیے۔ نہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے کفر ہے  
 کو کسی طرح کفر ہے صفر نہیں دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑے گی کا آخر  
 خط میں غوث پاک و حضرت علی کے پکار نیوالوں کو کافر فرمایا ہے کہ کرونیافت چاد  
 کن را چاہ پیشین را الیٰ او ہو محل انکار قلبی سے مراد ادسکا وجو نفس الامر ہی یا ظہور  
 عند ان سس شوق اول کا بطلان بھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شوق ثانی پر ثبوت  
 کفر سے مراد ثبوت عند اللہ عند الناس تقدیر اول پر بھی البطلان کہ ثبوت  
 کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار  
 کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اس شخص کا انکار قلبی ظہور

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اس کا کفر ثابت ہونا دشوار ہو اب اتنی گزارش کریں  
 کہ ہوا میں جس کو کہہیں اس کے انکار قلبی پر یقین قطعی جائز حاصل ہو جائے خواہ یوں  
 کہ اندر رسول خبر دین یا ہم اس کا دل چیر کر انکار آنکھوں سے دیکھ لیں یا ظہور عام  
 کہ بطور مذکور ہو یا بزعم امارت و علامات اقوال و افعال شیعہ اول صریح المبدأ  
 ورنہ لازم کہ سوا اول چہند معدودین کے جنکے کفر پر خصوص قاطعہ وارد ہو چکے  
 جیسے اہلبیس و فرعون و امان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی  
 ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکیں کہ ان کے باب میں نہ وحی آئی نہ عینہ اور ان کے دل  
 چیر کر دیکھے نہ ہمیں علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہاں اور نہ اس کے حکم کفر  
 باطل و زیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف و قرآن و حدیث کے  
 خصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہو لاجرم شیعہ ہی یقیناً ضرور حق ہی  
 بیشک جب تک ہم اس کی زبان یا جوارج سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پاؤں جو  
 علامت انکار ہو حکم کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیبیں در سید  
 کہ تحصیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہیں وہ بھی انہیں علامات و امارت کی بنا پر  
 دین جنکا ثبوت بہ ثبوت ان صفحات او کی کتابوں سے دیکھا اور ملازمان سامی  
 نہ اور انکار فرما سکے نہ اوپر سے علماء کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ نہ کہ  
 بیعیسیٰ و صدائے ہنگام عیسیٰ چہ قول کہ ملا لا شققت قلبا الحدیث اقوال و الا  
 شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہو دیکھا یا کسی سے سنا یا جیسے حد  
 سمجھ لیں ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں پھر بھی غیبت ہو یہ جرح کی حمایت  
 میں سرکاریوں دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول حل جلالہ

وصلى الله تعالى عليه وسلم کا سرخ خلاف فرماتے ہیں قرآن و حدیث کے معنی میں  
 اپنی جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر فخر کر دیتا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے  
 اسکی نہی معتقد پارٹی طائفہ مند و بدعتیہ قرآن گڑھا ہلے تسلیم رکھا العینہ  
 کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو نئی حدیث ہی گڑھی مٹا دیا سرکار نے یہ حدیث  
 سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو سرائے ہمارے موافق ہے سینا و ابن سہبنا  
 اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اسنے لالا  
 الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ ٹک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جائیہ  
 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے ثوث  
 کلمہ ٹپھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقا لہا ام لا تو نے اسکا دل حیر کر  
 کیون نہ دیکھا کہ جانتا کہ اسنے دل سے کہا ہوا پاؤں سے معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے  
 ساتھ معاملہ کرنے کے یہ اسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہیں کہ علم غیب کے فیض  
 ہمیں کیا راہ ہم اس پر کارروائی کرینگے جو اسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو ضبط  
 لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگر چہ ایمان تصدیق دلی ہو ہمیں  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کو جاز کہنے  
 پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ اپنا قلبی ہے۔ تو کلمہ آپ کہتے ہیں صراحتہ لازم کہ اسے  
 بالفعل علم غیب نہیں اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اقوال تحقیق جو اب  
 سابقا معروض مگر افسوس کہ ملازمان سامی نے لزوم کا نام بنلیا اور اسے  
 معنی اسلام سمجھتے تحقیقین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر



نہیں فرماتے وہاں لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحتہ ثابت و مفاد جلی  
 بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اویسیک طرف مودی ہو جائے تو قتل باو نظر علی اسلام  
 منظون کہ قاتل اپنے لازم کلام پر مشتبہ نہ ہو یا اختلافے لزوم کے باعث اوسکا لزوم  
 ہی نہ مانا اور قتال صحیح مانع تکلیف نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت  
 ہو حسین نہ اصلا خفا نہ استکار کی گنجائش وہ بھی نہ ہر قاتل نہ قرار پائے اور لزوم  
 و التزام کا جھگڑا اثرے آئے یہ جمل واضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف فیہ السلام  
 کی عبارتوں سے گزرا یہ قاتل من الی السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ نکاہم صرحوا  
 عند الکفر ما دی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کاہم صرحوا  
 دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں یہیں کیا بین مذکورین میں جو من لم براخذہم  
 بال قولہم لم براکفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس اباعلم کرنا  
 وانتم تنفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یقول لی علی ما اصلنا ہ  
 یہاں آل دیکھیے یقول دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداء قاتل کے عدم تنبہا اشار  
 لا نقول دیکھیے تنفی دیکھیے بل نقول لا یقول دیکھیے کہ ہنوز اسے گنجائش استکار  
 نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولیٰ میں ہو دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ  
 جب چاہے کر لیجیے اسے منکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ قاتل ہو قطعاً یہی سمجھیں گے کہ ابھی  
 معلوم نہیں ہاں معلوم کر لینا اختیار میں ہو اس میں کونسی خفا ہو کونسی ترتیب مقدمات  
 کی حاجت ہو قاتل کو گنجائش استکار اسے لزوم یعنی معلوم نہ کہیگا مگر محنون معلوم اسے  
 حضرت عجیب مظہر نے صراحتہ لازم فرمایا تھا افسوس کہ اپنے آدھا دیکھا یعنی لازم  
 اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتہ اور اسکے بعد کا جملہ سارا بضم فرما گئے کہ یہاں صراحتہ

اللہ تعالیٰ کی طرف پہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دین لزوم بھی مانع کفر ہو  
 تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر سنائیں شلا کوئی شخص یہ کہو خدا کیسے نہ بائیں  
 کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہو بلکہ یوں کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے  
 اس کے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتاء ہو کہ یہ شخص کافر ہو یا نہیں اگر کہیے  
 نہ تو تمام جہان کے علماء صرف علماء بلکہ ہر سامان سے اپنا حکم پوچھ بیجے اور اگر کہیں  
 تو جناب کیسیلے مان آپ فرما چکے ہیں کہ انکار جابر البیہمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو  
 بشرطیکہ نفس قطعی صریح ہو یہاں کو نفسی نفس میں آیا جو کہ یہ خدا نہیں اور اس منطوق  
 صریح کے علاوہ اوجس طریقے سے کفر نکالے گا وہ لازم کلام پر کلام ہو گا جو لزوم  
 نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کر دینے طریقہ اصول اسلام  
 بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت ہو کہیے تو  
 خود آپ کی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف ایک مفرکہ ہے۔ کیا خوب  
 میں مثال فرض کیوں کروں کہ خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن واحد سہ کفر ثابت  
 ہو جائے تو محکوم انکار نہیں چنانچہ جو مشائخ عوام الوہیت کرتے ہیں انہیں  
 کفر ثابت فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ جو بائیں وہاں کفر گناہیں انہیں سب سخت  
 یہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپ کے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو  
 آپ بلاوجہ بعض لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقارب سے بالکل مخالف سلام ہے اور  
 احادیث صحیحہ کے حکم سے یا نہا احادیث مستحق ٹھہرے ایک اپنی لیے بھی کہے گا کہ احادیث  
 صحیحہ کفر ثابت ہو جائے تو محکوم انکار نہیں شاید انکار نہ ہو سکی یہی معنی تھے کہ آیا کفر قبول و  
 منقولہ کہ روئے نیافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ میں علم قدیم الہی کا انکار کلام اسمعیل سے مرکز لزوم

ثابت نہیں بلکہ ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنا لکھا یا دفرامین کہ علم قدیم کی نسبت  
 اختیار کی حاجت ہوئی تو حکم کا چندان مضائقہ نہ تھا۔ حضرت عجیب نظر کا  
 اسپر بھی تکفیر فرماؤ سکا وہ تشابہ کی بنا پر یقیناً نے طائفہ نماز کو امید کو  
 صرف بزدل و بے گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپ کا اسماعیل بھی اس قول لیل و نینا  
 ایسی گمراہ طاقت کا ہے کہ کئے بہ ضلالت میں آکر یہ معنی کہ جنت دار و ملک کہتے  
 آسمانی و انبیاء علیہم السلام کو متاوانا اپنے اوان الفاظ سے بطور لزوم محال ہے  
 جسے کفر ثابت نہیں ہو سکتا اقول سرکار نے دیرینہ شک کی طرح یہ لزوم  
 سبق خوب یاد کر لیا ہو محل ہو یا ہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اسکا قول تھا اللہ  
 کے سوا کسی کو نہ مانے۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔ اسکا سوا کسی کو  
 نہ مان یہ سلب کلی ہیں چونکہ لفظ تھے اور ذکر ماننا محض خطاب ہو یا بجا بجا ہو گیا اور  
 بتین میں عموم سلب اس خیر میں شمول یا بیاں لفظوں کو صریح منطوق نہیں لازم  
 آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اس کے افراد جب صریح لفظ داخل نہیں ہوتے بطور لزوم  
 سمجھے جاتے ہیں مگر کچھ تو عقل کے موافق فرمایا کہ میں یا مخالفت دین و عقل دونوں  
 لزوم نہیں التزام ہو بیان دقیقہ یہ کہ کوئی کافر سا کافر جب سلمان بنکر عوام مسلمین کو  
 گمراہ کرنا چاہے تو اسکا ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پر وہ تاویل میں مبتلا  
 صاف صاف کہہ دے کہ حشر جھوٹ ہو جنت خلط ہو نار باطل ہو تو ہر جاہل سا جاہل  
 مسلمان اسکا کفر سمجھ جائے جاہل میں نہ آئے ان اسکا انکار تیسرے کی طرح کر لیا تو یہ  
 کہ حشر ضرور حق ہو مگر اس سے مراد حشر ارواح ہو نہ نشر اجساد جنت و نار ضرور ہیں  
 مگر کچھ روحی لذت و الم ہیں یہ مکانات کہ مکہ قوت باطنی کا نام ہو اسیس قوت باطن

جنگلی آدمی آسمان مطلق بندی وغیر ذلک جبکہ ضرورتاً بین یال و جزبہ اور  
 انکی نفس کا مساعہ و فطری خصلت خواص میں نفس کی علیحدہ حکم کلام استعارہ کی عباد  
 و غایت کے لحاظ سے متبع لہذا اس معنی کے اراوین شہبہ نے راہ پائی اور کہا عباد  
 عننا طین قویہ من تحقیق کفر میں احتیاط فرمائی منکر لیت دہارے عالم کی شدت اختیار  
 دیکھو ورنہ کو مفتری اپنے فرائض کفر کو طبع کر کے و اللہ اعلم جناب رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ فضل المرسلین محبوب العالمین ہیں اور انکا تصور بوجہ  
 تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو  
 اقوال لا غیبت ہو کہ اپنے ان الفاظ کا فرشتہ میں بہت تبدیل و تنقیض کی گئی  
 مطلب سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی  
 عبادت میں تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافروں شرک کو تشبیہ  
 حاصل ہوا اس کفریہ کے رد میں بقیہ کلام اسل سیوفہ ملاحظہ ہو کہ خدا و رسول شہبہ  
 و مشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کرنا اسے ٹھہرتے ہیں نماز میں حمد  
 عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و قویہ  
 کفر ہوتی جاتی ہو مگر یہ کیا کفریہ ہو گیا کہ فی ہندیا بنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کا نماز میں تصور تو اس حرم پر حرام ہوا کہ و افضل المرسلین کیونچہ محبوب المرسلین  
 کیون بنے خدا و انکی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان  
 کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرمایا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموماً ہوتی ہے  
 تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہیں لا اقل نفس مشابہت  
 تو منہدین پھر کیا شرک کی مشابہت جمعی حرام ہو کہ خوب کثرت ہے ہوا زیادہ تر ہو مشابہت

فہم منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہو نہ زیادہ ترک کی تو اب سرکار نے نفس کا یہی حرام  
 کر دی اور کچھ نہ یہی تو اپنے انحال کو مع و سجد و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں  
 ہو سکتی کہ فعل اختیار کرنے سے مقدم تصور بوجہ ماحضاد نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق ہے  
 بھی ضرور جسے تصورات ملتے سے ناگزیر تو ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے مفق  
 سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ دخول تک کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون قولکم  
 یہی ہے کہ نفس لائل پر نظر کی جائے اول یہی فطر تو سرکار نے پناہی قبول کے ساتھ جو  
 مذکور تھے ان کے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولکم صرف اولی و عدم اولی غایت  
 الباقی نہ و عدم جواز کا اختلاف ہے جائیگا اول سرکار زبان آگے بارہ ہل چلتے ہیں  
 کفر پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یوں انکشان کر گئے گویا دیکھی  
 نہیں اور بعض جگہ صاحب ازوم کفر کا اعتراف کیا اور جہاں کچھ حرکت مذہبی فرمائی وہ  
 محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں دل اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اور ٹھونکی  
 تفصیل معروض معنی اور پھر حیا کا بھلا آپ سو او و عدم او کا اختلاف بتائیں یہ نفرمایے کہ  
 ازوم کفر و ضلالت ہے دینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ان تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف  
 فقہاء و متکلمین ہو قولکم جسکی وجہ یہی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اول ائمہ و علمائے  
 سابق زمان کی اقوال سے احکام کفر و ازوم کفر ثابت کی ہیں جب تک آپ کچھ جواب دیکے  
 پھر کسی کفر و ازوم کفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ مذہبناشد کہ سب بیہیون بد دینوں کے اتفاق  
 فرض و ادایان یہ نہ تو ایمان نہ دار و نماز روزہ اکارت قولکم موسیٰ بن ہشام ہوا قول  
 اگر حضور علیہ السلام کی شان قدس پر طعن ہو تو یہی سالہ چھپا ہوا ہے جو  
 ہوا اول آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے اعلیٰ کا یہ کہ جب تک

معاذ اللہ کہ یہ غلط فہمی ہونا شرع سے یقیناً ثابت نہ ہو جائے کسی شخص سے عین پر لعنت کرنا  
 اگرچہ پہلے وہ بدی ہو ہی کیون نہ جو ان کے بعد میں وہ شخص گالی کو ملعون قرار دیکھا ہو  
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیا اولاً تاکت  
 شوق جرایا اور شوق شہادت کو اگر سب سے پہلے ملعون قرار دیا تو اسے نشان بنایا اس کا جلا سبقت  
 عرض سکتا ہو کہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ ان کے حق کو سہو ہو اس کا ایک شخص ضرور  
 لعنت بھی ہو وہ کوئی بل لعین ہم اہل حق کے نزدیک اس ملعون کا لعین نہ تو یقینی قطع ہے جو کہ  
 شاہ طبرستان کو یہ بھی گوارا ہوا ہے کہ وہ اپنے پچھلے متبوع و امام ہو نہ لایا ہو  
 حدیث طبرستان میں جو کہ امام شہداء کے ہاں کہہ کر ہم شہداء کے گواہ ہوں کہ یہ شخص جبریل کا  
 رسالہ الہی لا یموت و راء عدۃ القلید کا منبر کیا مطلقاً کسی شخص پر لعنت  
 پر لعنت نشان میں ہے یہ صرف اسحق پر شق اول تو سخت ملعون اور طرود کہ لعنت ہو  
 میں کہ بشرط شاقص انہیں پر لعنت ہو جو وہ خود قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت  
 آخر میں کہ گستاخی کہو و ان کی نسبت فرماتا تو لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و لعنہ  
 عندا باہمیناہ او پر لعنت کر دینا و آخرت میں اور طیار کر بھی ہوا کہ یہ ذات  
 کی ازاد شوقانی پر آپ پر یہ ثابت کر لیتے کہ دجال لعین ہے جو قول ملعون شرعاً مستحق لعنت ہے  
 او شوق کہنا کہ بھلا بھی یہ ملعون ہو تو ہم غصہ کے وقت فیصلہ کر نیسے منع قرآن اول یہ  
 ہمیں ایچہ و انیکہ غلطہ کا نشان ہو تو ہم میں بچند الفاظ مجتہد ہیں کہ یہ ہیں اول  
 جہت حق سے جدا ہو رہے ہیں کہ فیصلہ الہیہ میں ہوا اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت  
 اہست کی کرامت دیکھے بھی آپ نے بہت غصہ فرمایا انصافی کیا کہ غصہ کے وقت  
 کی امید نہیں ہوتی وہ تو آپ کا اپنا او عا تھا جس کے بدلان پر دلائل سامعہ سے چکے ہیں یہی انہی

زبان میں احمد تعالیٰ سے خواہ پہلے قرار دیا کہ سچے الفاظ عبارت میں کچھ نہیں ملتا کہ عبارت  
 میں ایسا نصاب کیا ہو کہ جو حضرت خدای کی اجماع من الشیطان ہو کہ ہم ہر قسم کے کلمہ  
 متنبہ کر دو تمام ملکات وستان کے دہلوی کے کلمہ نہیں اقول اولا واقعی نہایت محبت ہو کہ اگر  
 اپنے فعل یا نیت میں اجماعیت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کہ ملکات ہندوستان کے احوال اپنے  
 نقل کر جیسے یہ عرض حاصل ہوئی ان شاء اللہ ملکات ہندوستان و خود اپنی ذات مراد ملی ہو تو اس عبارت میں  
 یہ دو کی تکلیف بھی احوال و ملکات اتنا ہی لکھ دیتے کہ ہرگز نہ دیکھ کا فرق تھا یہ بھی عرض  
 استفسار بھی حاصل ہو جاتی تھا کیا یہ بیان تکفیر کا ذکر خود خدا اور کسی خلالت پر تمام ملکات ہندوستان  
 ہندی و غیر ہندی متفق ارشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا رشید الدین صاحب دہلوی و غیر مع  
 اہل بھیل کے قاضی اور آؤ بعد کے دور رساتل مخفی نہیں یا اپنی طرز ادراک کہ کہ تمام ملکات و ضلالت  
 ہندوستان کے مرید دہلوی عرب نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے ملکات و بھالی ہر وہ مجبور  
 معذور ہیں وہ مثل یہ کہ حضور علیہ السلام علیہ السلام کی تفسیر تو ہیں کہ داخل بیان  
 ہیں عجب عجبت و بیانات و تفسیرات دہلوی کے کلمات کفر کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں جو  
 کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ثالثاً یہ ہندوستان کی قید احتراز میں  
 ہمارے کمالی کہ مرید ہیں کچھ علماء و فضلا آپ کے امن ہوتی کو جو کچھ فرما چکے اور فرمائی ہیں کہ  
 ہمارے مطبوعہ و مکتوبہ کا ہر قول ہم بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے کفر و غیرہ کی اقول و غیرہ میں  
 تفصیل و تفسیر بھی اہل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ و ضمیمہ سے ثابت ہو چکی مگر سہر جہا  
 بال ہر ایک بیگانہ ہوا اور تفسیق کی تجویز خود کلام ساجی مستحق کہ تلافی الیٰہ بخیر و عدم حزن کا  
 اختلاف بجا نیگا عدم جواز کا اور یہ تعظیم و اور صغیر و بجا احتیاد کہ یہ اور کہ یہ تفسیق و افساد  
 اعتقاد دین حق مان کسی گمراہ ترین کو ضل و فاسق بھی نہ کہنا نہ ویوں کا ایمان

مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و تسوئل شیطان پر تو قیام رکھ کر روافضیوں کے خلاف  
 اسلام سمجھتے ہیں اقول سنتی ہونا آپنا بہت مذکر کے اور سختی کی تکفیر و تفسیر میں  
 اسلام و سنت ہو ورنہ غی المعضوب علیہم ولا انصالیہ سو بھی ہاتھ اٹھا کر باقی  
 صاحبوں کی ایمانی حالت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق نشان کرکے ایک ایک کردار  
 مثل ٹھہرائے اور اسکے برا کہنے کو تبرک و روافض سے تشبیہ بھی قوم جسکو کوئی عام برائی  
 نہیں کہتا اقول وہاں ہندوؤں کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا یہ سن ہو گیا ذلکما حرمین  
 طیبین کا وار بچا ہونے میں عرض کروں سکر کا یہ کلام ظاہر معنی پیخت خون انسا و سودا  
 تعصب صغرا اعتساف ہو اگر پسند خاطر عاظر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے جو کہ سنا  
 بلغم چیٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر منہی للمفعول ہو یعنی کافر کہا جانا اور سب شتم  
 منہی للفاعل معنی اسمعیل کا انبیاء و اولیاء کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات  
 کفریہ اور بطور ورثہ اسلئے کہ وہ ایک ایسا اسمعیل بنو حقیقی نہیں بلکہ نمونہ مذہبیہ ہے جسکی  
 بنا پر سب بابا الخمدیہ ابی الوابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہو کہ بعض علماء و اہل بیت شعا جبکہ بطور  
 ورثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہر جائیں گے و دلیلی  
 وہ بوجہ پیر خاندگی اتباع اسمعیل و خلف اسمعیل میں مجبور و معذور ہیں وہ ان گمراہوں کے  
 شتم کو جو انھوں نے خاندان نبیاء و اولیاء علیہم السلام کی شان میں کی ہے مثل روافض کے مثل  
 اسلام سمجھتے ہیں عجب عجب تاویلات و تفسیرات سے اسمعیل و اسمعیلیہ کا ہر نقال کفر اے الہی چلتی پھرتا  
 کرتے ہیں کچھ ان کے معنی معبود نہ جاننا کچھ حرفہ وقوع کذب میں خدائے متعالیٰ کا جواز  
 کذب کہہ لکنا بتانا کچھ کلام حقیقی کو الہام ٹھہرانا کچھ حرم کفر پر تنقید میں کا اختلاف  
 بتانا کچھ یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں اور ان گھائی



بتانا وغیرہ جو کچھ ہندو عرب روم و شام و مصر و یمن و سائر بلاد دارالاسلام میں  
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل و نیدار اس سے ضلالت پرستی اور  
تعصب کی سیاہی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق و منہج خدا کریم آپ  
اس قبول کر لین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریم اللہ الہا کو ولی الایاد و قوم  
مجاہد و اہل رسال فرما نیکی ضرورت نہیں قول قصور معاف مکرر نے وہ مثل منی ہر کھوری  
کیون لینے ہو۔ شیر سے روٹیکے الہ قولکم ہاں ہاں جال کو دس تیس جز میں مصل عرض  
کر سکتا ہوں قول ہاں سارے کہ نکوست الہ خدا کے لیے اسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحہ میں  
اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس بیس جز میں کہا شک یحییٰ کا دو صفحہ پر ہم سے وجہ  
لکھوائے ہیں اس میں بل جز پر کتنے مجلد لیجیے گا قولکم امید کرتا ہوں کہ آپ کے جواب  
کی فکر نہ کریں گے اقول تقصیر معاف ہے کبکرتخب لذیذ الکاح و تہرب من صولہ  
الکاح و قولکم ہاں اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے  
تو مجاہد انکار نہیں اقول واللہ سارے سے بڑی چوک ہوئی دعویٰ قطعیت بھول گئے متواتر  
کیسے اور ہر ربانی خواہ کر ان سوائے شریعہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا ہر جانا  
مکن (س) دو خدا مکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض و سما و قیوم  
ازلی ہیں (ع) خدا کی جور و توہین ہاں کثیر ستر پینچین حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاف  
وہ اس کا شبہ باش ہو جو کر عزل کرتا ہو کہ ولد نہ لازم آئے لی امر دنا ان نتخذ لہوا  
لا نتخذنا من لدنا ان کنافا علیہ کے پہنچنی ہیں (سی) خدا کو چھ سو صفحہ ہیں چار  
پونے پچھ اوتر و کھنجر ایک اوپر اور ایک نیچر ایسا حق و فائدہ وجہ کے بھی ہیں۔  
(د) خدا بڑا مٹا میٹھا لہنا اللہ اکبر کوئی لہنی سی لہنی چیز اس کے ایک ٹکٹے کی مثل نہیں

لیس مکتبہ شعی ساری فتوے کے پٹ کے ایک مکتوبین بحری ہون کا فی اللہ  
 کچل شعی محیطہ کے پٹ یعنی ہون اور اسکے منہ کفریات لکھنے کے واسطے  
 اور منہ و من کل خذ لا الہ الا سب لاجہ کو کافر مانتے ہیں یا سچا مسلمان اگر کافر  
 تو انکا کفر منہ کفریات و احادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے منہ کو کفر پر  
 والہ التزام بھی بتاتے جاہلہ و غافلہ سوالات طعنیں اسی سوالات سے جو تعلق دار  
 نیست (۱) جو کچھ انبیاء و صلوات علیہم السلام کی مانتا عرض خط ہو اسکے کفر پر تصور  
 قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ اطلاق اسم تسمیہ کے برکین کیا حکم ہو اگر صریح  
 لفظ میں کچھ ہند کر دیکھتے تو اسکا رو بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھے لکھتے نہ  
 قد کفرتم بعد اایمانکم (۲) سابقا معروض ہو اگر اسم تسمیہ نے وہ آخر زمانے کی حد  
 زمانہ موجودہ پر سفیرض سے جانی کہ سب لاجہ کو کفر کو کفر و کفر کو کفر کہنے والی کفر احادیث  
 نہایت متواترہ و کثرت ہوگا (۳) سب لاجہ کو کفر پر احادیث صحیحہ سے غیر قلیلین پر  
 حکم کفر ثابت کیا جس میں کلام کو سرکار بالکل مبہم و نامکملہ اور کفر تک زبان پر نہ لا  
 اب اول کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسم تسمیہ نے مسلمین  
 مسلمین کو کافر مشرک بتایا جب احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے  
 جو اپنے خاتمہ میں صد مسلمانوں کی تکفیر کی جبکہ کفر پر نہ آیت نازل اتحاد صحیحہ  
 جسکا بیان اول گزرا ہے ہر ایک بھی اونہیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا انہوں کا کفر و ایمان  
 قلم چنانچہ جو لوگ مشائخین لم اقول آپس میں اس چنانچہ سے بتایا کہ یہ تمام قوال ضال  
 جو اپنے بیان گناہ کفر قطعی تھیں ہیں انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ  
 سے ثابت ان سب میں کفر کا التزام اس معنی پر ہو جو آپ کے زعم میں ہیں ان کا باطلہ

پیش نظر رکھیے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بحضرات و احادیث  
 قاطعہ ثابت کرتے جلیتے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار و سچ مسلمانوں کو  
 کافر کہنے والے بھگتے ہیں تو لکم صرف اعتبار ہی فرق بتاتے ہیں قول اول آپ کے  
 طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہوا سیلے اسمین انکار ماحیا  
 نہیں مٹا نیا کتب تصوف کا نام لیکر کفر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہیں لکھ کر استدلال  
 وحد وجود ماننے والوں کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی ہی  
 واقعی وہ دعوے تو ایسے تھے کہ اسماعیل کے سر سے بزور زبان بلا طے مصطفیٰ صلی  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے برگویں کے تصوف و کمال کا دھند اچلے ورنہ صوفیہ کرام پر  
 اعتقاد تو اتنا ہی جو یہاں ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جائیں حقیقت و تعین میں فرق  
 کیا ہوا مطلق و متعین میں کیا اور یہاں اطلاق و تعین سے مراد کیا بدیہیات  
 پیش یا افتادہ میں کہ محفل دانہ کی الفبا ہیں کلمہ کو قدم قدم پر سکندری درشت بہا  
 عالیہ میں کہ طور محفل سے ورار الوریٰ میں یہ ادعا طالع سکندری چادر زیادہ پاؤں پھیلا  
 چٹو موٹھ بڑی بات نہ گائیے ایاز قدر خود شناس ۵ تو کار زمین را نکو ساختی ۶  
 کہ با آسمان نیز پر دختی ۷ ۵ ما ذا اخاذک یا معزور فی الخطیۃ حتی ہکت قلت  
 النعل لم تطرئ فو لکم اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو  
 پکارتے ہیں قول اول مستقل قادر اور متصرف بالذات بیعتا الہی جانکر با جادہ قدرت  
 اکبرہ و دان فیض ربانی واسطہ و وسیلہ مجھ کا دل ہی کفر ہو مگر مسلمانوں نے اس کا اتہام کیا اور  
 آپ کے اسماعیل کا اقرار اسے قبیح و ظلم نام ان بندگان خستہ کتب اسکی تصریح کی یہاں ذرا  
 الزام نہ کیا کہ وہ بھی نہیں مگر بزور زبان مسلمانوں کا کافر بنا نا اور بحکم احادیث صحیحہ

آپ تمغائے کفر یا ضرورتاً یا نازم برین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت  
 پکانا تو قطعی کفر اور انھیں غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کے معنی  
 تو فرمائیں یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرماتے ہیں نہ کہ مصیبت زد اپنی  
 مصیبتوں میں اس کے فریاد کریں اور وہ انکی فریاد کو پہنچیں کچھو حجت الہیہ یوں قائم ہوتی ہے  
 حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپ نے اپنے اونسکے غلاموں  
 کو کافر بنایا تھا اسی فقرے میں اسی زبان میں عیسائے اوسے وجہ وہی ساختہ افترائی کفر  
 آپ پر خود کردہ اقرار ہی ہو کر پلٹا ویدالچے السامیہ اتنا افسوس رہ گیا کہ جی طرح آپ پر  
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھ دیا یوں ہی جی کر اگر کے  
 حضور سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو شکلا کھجائے تو  
 آپ کے کفر کی اور بھی شکلا تھی ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک کے پیشوا اسمعیل  
 اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں گریبان دہان تو ایک کفر کے چھینٹے ہیں لکھ گئے ہیں چھوٹے بڑے  
 سب کچھ ٹپے ہیں ذرا رسالہ اکمال لطافہ علی شکر سومی لا حول و لا قوا الا باللہ انورین ہم صلا  
 وغیرہ القاضی حضرت عالم الہدایت مظلہ العالی ملاحظہ ہوں تو کلم نعل جہا قول  
 نعل سے بہت گھبرائے سرکار چل ہی دعت مہی نے زعم استقلال یہ بھی ہو کہ کفر نہیں ہو  
 تو کلم مساجد چھوڑ کر قبور آباد اقول کیا خوب سرکار اپنے اطلاق کو دیکھتے جائیں کہ  
 دابیت کی حد سے بھلی دپنے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر ہی  
 ہو تو کلم عطاء اسلام سے بالکل واقف نہیں اقول کیا آپ کے ہمیں کی طرح کہ خدا کا  
 علم قدیم نہیں وہ افضل جاہل ہے اسکا علم اختیاری ہو اسکا کذب جائز ہے رسولوں کو  
 ماننا محض خطا ہو وغیرہ وغیرہ تو کلم مرید ہونا فرض اقول لا فرض یعنی ہم و موکہ

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہاں فرض معنی مصطلح شرعی بولے  
 توسیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول مجمل میں لکھ چکے اگر کوئی دانت علیہ  
 السلام اور فاسد اہل الذکر و تشدد کر کے کوئی شخص بخصیت کرے تو آپ کس آیت کو آغاز  
 قاطعہ سے یقیناً التوا اما او سا کفر ثابت کر سکتے ہیں سرکارِ بان کہہ دینا سہل ہے ثبوت  
 وام کھلے ہیں تو لکم ایک بار فاتحہ درود کر دینا قول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے جی ہاں  
 کیون نہ ہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل سا کہ مذکور میں بعت  
 لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان میں کہہ چکا کہ بعت اصل یا غنجل انا زہی تو آپ ہی  
 کفر ہوئی تو لکم احکام شرع کی تحقیق کرنا قول کیا اسمعیل سے بڑھ کر کہ وہاں احکام  
 درکنار اصل اصول بیان کا سبب تحقیق ہی اسکا اسمعزل فرماتے کہ ملکہ و انبیا کو مانو  
 تو سامان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خطہ ہو تو لکم عالم کو حقیر جاننا قول کیا محمد رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیر سے بھی بزرگان میں سمجھاؤ میں آپ کا کیا گروہ تھا اور علامین  
 آپ کے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ در آپ خود بھی داخل تو یہ حقیر و مہترک پیغمبری یعنی  
 لگی تو لکم ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا قول ولا اسمعیل نے کلام  
 الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام میں جھوٹ جائز خدا بندوں سے چھپا کر اپنا کلام  
 جھوٹا کر دے تو حرج نہیں خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہو (دیکھو او سکار سالہ مکروزی  
 اور حضرت عالم اہلسنت کا سجن السجود تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر اوصاف کی نگاہ  
 سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات و اہل اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی  
 نگاہ میں قرآن عظیم سے کہیں زیادہ وکی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن پر غیر ضرر  
 کہے او سے سینکے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر غیر ضرر

نام لیا اور بن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور اضاف و خرد سے بیگا دو  
 بیخ و لکھ ایسے لوگوں کو بھی فہمائش کیجیے اقول سرکار کو کیا معلوم کہ منصوبہ مطبوعہ کو  
 کیا کچھ فہمائشیں کی ہیں کیسے فتاوے اون کے رد میں تحریر فرماتے ہیں سرکار  
 علمائے سنت آپ کے سکھانے کے نہیں ان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کا فرمایا  
 اسخین نہیں آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علمائے سنت کچھ تعالیٰ ہر افرات و تفرات  
 پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہیں و الحمد للہ الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارشیں نامہ  
 روز جان افروز و شہناہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون و وار و ہم کو  
 ختم ہوا اللہ تعالیٰ صلوات اللہ علیہ وسلم کی برکات و لادت سر پر سعادت  
 سے دارین میں کامل و مستفیض فرمائے اور اس عجائے کو باعث ہدایت مخالفین و  
 استقامت المؤمنین بنائے آمین آمین آمین و صلوات اللہ تعالیٰ علی سید  
 المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیاءہ اجمعین  
 و الحمد للہ رب العالمین

میں نے یہ تحریر  
 فرمائی ہے  
 تاریخ ۱۰/۱۰/۱۳۸۵  
 دارالعلوم دیوبند

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کو کتبہ الشہابیہ فی کفریات اولی الہامیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱ و ۳۲ قرآن عظیم میں معاذ	۵۲	کفریہ ۵۴ تا ۶۱ امام دایک کے ختم پانچ بجاری شرک۔
۴۳	کفریہ ۳۳ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ مشرک ٹھہرا۔	۵۳	کفریہ ۶۲ تا ۶۸ امام دایک کے غلو پر اور ڈبل شرک
۴۴	کفریہ ۳۴ تا ۳۸ اللہ تعالیٰ و ملک و انبیا سب کو معاذ اللہ مشرک بتانا۔	۵۵	کفریہ ۶۹ و ۷۰ دایک اپنے امام کے کلمہ کفریہ کو اچھا جاننا۔
۴۵	کفریہ ۳۹ و ۴۰ دہم معاذ اللہ خصوصاً سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ حکم لگانا	۵۶	کفریہ ۷۱ و ۷۲ مقلدین کو مشرک بتا کر کلمہ لگانا پھر احوال آئمہ و دایک کا ترکیب کفر ہونا۔
۴۶	کفریہ ۴۱ تا ۴۴ امام دایک کے طور پر شاہ غفر صاحب کے چھ بجاری شرک۔	۵۹	سب دایک کفریہ عقائد پر ان کے پیشوائے اول نجد کی کھانا
۴۷	کفریہ ۴۵ تا ۴۸ شاہ صاحب تین سخت تر شرک	۶۰	بانیہ ہم انھیں کفر نہیں کہتے مگر کہہ دینا جانتے ہیں۔
۴۸	کفریہ ۴۹ تا ۵۲ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے استاذوں پیران کے تین ڈبل شرک	۶۱	اس سخت تر مقصود و امر محمود۔
۴۹	کفریہ ۵۳ تا ۵۵ حضرت شیخ محمد کے معاذ اللہ تین سخت تر شرک نقل میں	۶۲	ان کتابوں کا شمار جسے کلمات کا کفریہ ہونا ثابت فرمایا۔
۵۰	کفریہ ۵۶ تا ۵۸ امام دایک کی غیر تقلید کے طور پر حضرت شیخ محمد کو شرک کا شدید و عظیم	۶۳	صمیمیت بگو مجتہد مقرر نے اپنے خط میں کیا کیا لکھا
۵۱	احادیث کے مقابل تقلید کی تاکید	۶۴	کیسے کیسے ضلال ڈھرائے۔
۵۲		۶۵	نقل خط مردود

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲	ہوا میں تحریک و عذاب	۸۵	مقروض کی اڑان گائی اور کتب و پرانہ
۶۳	گزشتہ اول ساری تحریر مقروض کا مکتوب	۸۶	مقروض کا اقرار کہ باتوں باتوں میں جو صلی ام
	سر سے پور ہوگا۔ سوال سمجھو جو		تعالیٰ علیہ السلام کو گالی دیا نہ کفر نہیں۔
	بالکل بے مارے کی توبہ ہے۔	۸۸	مقروض کا صاف کوئی بچا جاتا۔
۶۴	گزشتہ دوم لزوم کفر پر کفر و تائب	۸۹	مقروض کی صریح بددیانتی اور شب و روز
	ائمہ اہلسنت کا مساکت ہے مقروض		اگر کوئی کہے کہ کفر و کفر نہیں ہے اس کے
	ان سے کونسا غلط نام ٹھہرا۔		کچھ نہ ہو گا تو مقروض کے نزدیک کفر و کفر نہیں
۶۵	گزشتہ سوم مقروض نے داریہ کا تفصیلی	۹۰	گزشتہ چارم مقروض کے دیکھو خدا اور خدا
	مقروض نے اسد غریب کی طرح جہان	۹۱	مقروض نے انکسایان و کفر کو نہ بھلا
۶۸	خود مقروض کے اقوال ثابت کہ نام کا	۹۳	مقروض نے کفر و کفر ہی اور کفر ہی نہ سمجھی
	پر کفر کفر میں چند ان مضامین	۹۴	لزوم و انتزام یعنی تحقیق اور معترض کی
۶۹	مقروض کا اقرار کہ خدا کا جھوٹا تر ہے	۹۶	مقروض کا اپنے اقرار سے کفر قبول کر لینا
	میں حسرت نہیں۔	۹۸	مقروض نے کفر پر بانیہ کو خود کفر پرے کا
۸۰	مقروض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر و کفر		ارکاب کیا اور نماز کو مطلقاً حرام ٹھہرا
۷۱	مقروض نے تازیانہ الہی کی جڑ کاٹ دی	۹۹	باقی خسرات مقروض کا رد۔
۸۱	مقروض کا صریح مکابہ	۱۰۲	کلام مقروض کی لطیف شرح۔
۸۲	مقروض امام الوابیہ کو صوفی بنانا	۱۰۳	مقروض کا دوبارہ کفر و ایمان سوا الافرغیہ طلب
	دھوکہ دینا ہے۔	۱۰۴	مقروض کا اقرار سے ڈاؤن نام نہ خود مقروض پر کفر
۸۳	مقروض کا مکابہ اور دوبارہ امام	۱۰۶	مقروض کا پھر کفر و کفر اپنے کفر میں پڑنا۔
	الولایت پر لزوم کفر کا اقرار	۱۰۸	باقی خسرات مقروض کا رد۔

بازار میں شعیان کا کھوکھرا شائع ہوا ہے جس میں جو اہل علم و ادب نے اس کو پڑھا ہے وہ اس کی حقارت سے ہنس رہے ہیں۔



